صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 07 مئی 2012 بمطابق 15 جمادی الثانی 1433 ہجری بعد از دوپہر چار بجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب ڈپٹی سپیکر، خوشدل خان ایڈوکیٹ مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطَـٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمَـٰنِ الرَّحِیمِ۔
إِنَّآ أَنزَلۡنَآ إِلَيۡكَ ٱلۡكِتَـٰبَ بِٱلۡحَقِّ لِتَحۡكُمَ بَيۡنَ ٱلنَّاسِ بِمَآ أَرَىٰكَ ٱللَّهُ ۚ وَلَا تَكُن لِّلۡخَآئِنِينَ خَصِيمًا O وَٱسۡتَغۡفِرِ ٱللَّهَ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا O وَلَا تُجَـٰدِلۡ عَنِ ٱلَّذِينَ يَخۡتَانُونَ أَنفُسَهُمۡ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ خَوَّانًا أَثِيمًا O يَسۡتَخۡفُونَ مِنَ ٱلنَّاسِ وَلَا يَسۡتَخۡفُونَ مِنَ ٱللَّهِ وَهُوَ مَعَهُمۡ إِذۡ يُبَيِّتُونَ مَا لَا يَرۡضَىٰ مِنَ ٱلۡقَوۡلِ وَكَانَ ٱللَّهُ بِمَا يَعۡمَلُونَ مُحِيطًا۔

ترجمہ۔ (اے پیغمبر) ہم نے تم پر سچی کتاب نازل کی ہے تاکہ خدا کی ہدایت کے مطابق لوگوں کے مقدمات میں فیصلہ کرو اور (دیکھو) دغابازوں کی حمایت میں کبھی بحث نہ کرنا۔ اور خدا سے بخشش مانگنا بے شک خدا بخشنے والا مہربان ہے۔ اور لوگ اپنے ہم جنسوں کی خیانت کرتے ہیں ان کی طرف سے بحث نہ کرنا کیونکہ خدا خائن اور مرتکب جرائم کو دوست نہیں رکھتا۔ یہ لوگوں سے تو چھپتے ہیں اور خدا سے نہیں چھپتے حالانکہ جب وہ راتوں کو ایسی باتوں کے مشورے کیا کرتے ہیں جن کو وہ پسند نہیں کرتا ان کے ساتھ ہوا کرتا ہے اور خدا ان کے (تمام) کاموں پر احاطہ کئے ہوئے ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جزاکم اللہ۔ میں اپنی طرف سے، معزز اراکین اسمبلی کی طرف سے اور اسمبلی سیکرٹریٹ کی طرف سے تمام وکلاء برادران کو اسمبلی آنے پر خوش آمدید کہتا ہوں، Most welcome۔ Sitting کے آخر میں آپ کو چائے کی دعوت بھی ہے کہ آپ ہمارے ساتھ ایک کپ چائے پی لیں۔ شکریہ۔

(تالیاں)

(اس مرحلہ پر صحافی حضرات واک آؤٹ کر گئے)

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: After Questions` Hour، میرے خیال میں کوئسچنز آور پر آجائیں۔

Thank you very much for your kind co-operation, after Questions` Hour. Muhtarma Uzma Khan, honourable MPA.

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر، صحافی برادرئ احتجاجاً واک آؤټ وکړو، یو صحافی ورور سره چي کومه واقعه پیښه شوي ده، ستاسو په اجازت په دي باره کښي عرض کول غواړم-----

جناب ڈپٹی سپیکر: Okay سکندر شیرپاؤ صاحب! آپ فرمائیں۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر، زهٔ یو ډیره افسوسناکه واقعه په هاؤس کښي ستاسو په نوټس کښي او ستاسو په وساطت د حکومت په نوټس کښي راوستل غواړم۔ نن یو رپورټر، د روزنامه "نئی بات" رپورټر دے، زاهد نوم ئے دے، هغه د بالا حصار مخامخ راروان وو، دا تقریباً یوه بجه ټائم وو جی، یو ګاډي راغلو او هغه ئے اوچت کړو او بیا ئے بنه وهلے هم دے، د هغه لاس هم مات دے او بوتلو ئے، بیا د هغوی ګاډے مخکښي خراب شوے دے نو بیا هلته کښي ئے وئیلی دی چي یره ته زمونږه څه کولے هم نه شي او بنه زمونږه شکل هم وګوره، زمونږه د ګاډی نمبر هم وګوره او هلته کښي بیا ئے غورزولے دے او بیا تري تلی دی۔ دا چونکه سویمه واقعه ده، دغه پریس والو سره کیږی لګیا دے۔ جناب سپیکر، او څو پوري په دي باندي چي صحیح تحقیقات او نه شی او دي باندي صحیح یو ایکشن وانغستلے شی نو دا واقعات به داسي کیږی او چونکه پریس چي دے، هغه زمونږ د دي اسمبلئ هم یو داسي حصه ده چي د هغي

په ذريعه زمونږ هغه آواز خلقو ته رسی نو د هغي د پاره ضروری ده چي په دي باندي حکومت نوټس هم واخلی او زما به دا خواست وی چي څه سخت ایکشن هم دي باندي واخلی نو هله به د دي مسئلي حل راووځی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بشیر بلور صاحب! بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: ډیره مهربانی۔ د سکندر خان شکر گزار یم او زمونږ خو دا ایمان دے چي دا جمهوریت چي دے، دا په څلورو پهیو ولاړ دے، یو ایگزیکټیو، یو جوډیشری او یو پریس او بل پارلیمنټ۔ دا پریس چي دے دا دوئ زمونږ سره دهشت گردئ کښي ښومره مدد کړے دے، زما خیال دے د پاکستان د تاریخ حصه ده۔ چي دوئ خپلي هغه خبري چي کومي به ئے کولي او خلقو ته به نه رسیدي او دي پریس والو، الیکټرانک میډیا او دا پرنټ میډیا، دوئ داسي حالات پیدا کړل چي د خدائے فضل سره د هغه خلقو ټول ذهن ئے بدل کړو او د دهشت گردو خلاف هغي کښي زمونږ خدائے مونږ ته لږه ډیره کامیابی راکړه۔ زهٔ دي هاؤس ته بالکل دا Surety ورکوم چي مونږ به د دي انکوائری کوؤ چي دا هر چا کړی دی، د هغه خلاف به ایکشن واخلو خو زهٔ د خپل پریس ورونړو ته خواست کوم چي راشئ او مونږ د دوئ هر یو پرابلم چي دے، انشاء الله په صحیح طریقي سره، په احسن طریقي سره به ئے حل کوؤ او د سکندر خان شکر گزار یم چي تاسو پوائنټ آؤټ کړو او مونږ خو د ده احترام کوؤ، جوډیشری او پارلیمنټ او د پریس د آزادئ نه بغیر دا جمهوریت هډو څه معنیٰ نه لری نو زهٔ تاسو ته دا تسلی درکوم چي انشاء الله We will do our best and take action against the person who has done this.

جناب ڈپٹی سپیکر: سکندر صاحب! ما وئیل چي تاسو ورشئ یو تن ځان سره راولئ۔ اسرار اللہ گنڈاپور صاحب! آپ بھی ان کے ساتھ چلے جائیں۔

نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: 'کوئسچنز آور' : محترمہ عظمیٰ خان صاحبہ، آنریبل ایم پی اے موجود نہیں۔

* 98 _ محترمہ عظمیٰ خان (سوال جناب منور خان ایڈوکیٹ نے پیش کیا): کیا وزیر کھیل وثقافت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت نے تمام اضلاع کو اپنے بجٹ کی دو فیصد رقم کھیلوں کی ترقی پر خرچ کرنے کا پابند بنایا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع لوئر دیر میں جون 2008ء سے جون 2010ء تک اس مد میں کل کتنی رقم مختص کی گئی، نیز مختص شدہ رقم کو کس مد میں اور کہاں کہاں استعمال کیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید عاقل شاہ (وزیر برائے کھیل وثقافت): (الف) یہ درست ہے۔

(ب) ضلع لوئر دیر میں جون 2008ء سے جون 2009ء تک مبلغ -/400,000 روپے اور جون 2009ء سے جون 2010ء تک مبلغ -/460,000 روپے مختص کئے گئے ہیں اور تفصیل خرچ درج ذیل ہے۔

سال	بجٹ	خرچ	بقایا
2008-09	400,000/-	..	400,000/-
2009-10	460-000/-	20250/-	439,750/-

مبلغ -/20250 روپے بابت کرکٹ اور فٹ بال کا سامان خریدنے پر خرچ کئے گئے ہیں اور باقیماندہ رقم مبلغ -/839,750 روپے ضلعی حکومت کو نائب ضلعی سپورٹس آفیسر لوئر دیر نے مورخہ 22-6-2010 کو واپس کی ہے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، میرا سپلیمنٹری سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سپلیمنٹری ہے، منور خان کیا سپلیمنٹری ہے؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر، یہ جو دو فیصد کی بات کر رہے ہیں کہ بجٹ میں دو فیصد کھیلوں کیلئے ہم رکھ لیتے ہیں، اس میں سارے ڈسٹرکٹس کا Equal share ہوتا ہے یا Pick & choose ہوتی ہے یا جو ڈسٹرکٹس آپ لوگوں کو پیارے ہوتے ہیں، انہی کو آپ دیتے ہیں؟ اس کی ذرا وضاحت کر دیں۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب، سپلیمنٹری۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی جانان صاحب، پلیز۔

مفتی سید جانان: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب، لکه څنګه چي منور خان صاحب خبره وکړه، دغه خبره زۀ هم کوم چي آیا ټولو ضلعو ته دو فیصد ورکولي کیږي او که مختصر ضلعو ته ورکولي کیږي؟ که ورکولي کیږي نو مونږ

ته خو بار بار دا هلکان راشي، د لوبو والا هلکان راشی، مونږ ئے متعلقه محکمو ته ورلیږو، اوسه پوري یو روپئ ئے دي دري کالو کښې نه ده ورکړي۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب بادشاہ صالح صاحب۔

جناب بادشاہ صالح: یره جی، زۀ هم دوئ نه دا تپوس کول غواړم چي په څلورو کالو کښې مونږ ته، متعلقه محکمو ته ډائریکټیوز ایشو کیږی او مونږ ته وائی چي یره اوس ډائریکټ کیږی خو اوسه پوري مونږ ته، ضلعو ته، سږ کال کښې داسي وائی چي یره ملاؤ به شی خو اوسه پوري مونږ ته په دي سپورټس مد کښې او یا خاصکر تورازم هم دوئ سره دے نو مونږ ته هیڅ اوسه پوري ملاؤ شوی نه دی، زمونږ حلقو ته او نه ضلعو ته جی۔

Mr. Deputy Speaker: Honourable Minister, Syed Aqil Shah Sahib, please.

سید عاقل شاہ (وزیر برائے کھیل وثقافت): سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ پیسے جو ہیں، یہ سپورٹس ڈائریکٹوریٹ نہیں دیتا، یہ لوکل گورنمنٹ سے ایشو ہوتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ 2009 اور 10ء کے بعد یہ پیسے ضلعوں کو نہیں دیئے گئے۔ لوکل گورنمنٹ کے منسٹر صاحب یہاں پر موجود ہیں، میں نے ان سے کل بات کی تھی اور انہوں نے یہ کہا تھا کہ اس دفعہ یہ پیسے ڈائریکٹ سپورٹس ڈائریکٹوریٹ کو دیئے جائیں گے تاکہ وہ تقسیم کرے۔ دوسری بات، آپ کو یہ بھی پتہ ہے کہ یہاں پر ہماری سپورٹس سٹینڈنگ کمیٹی کی چیئرپرسن بیٹھی ہوئی ہیں اور یہ بھی یہاں پر گزارش کی گئی تھی کہ یہ پیسے دو پرسنٹ سے بڑھا کے چار پرسنٹ کئے جائیں اور جب یہاں پر جو سوال کیا گیا ہے، اس کے جواب میں آپ نے یہ بھی دیکھا کہ پیسے ملے ایک ضلعے کو جنہوں نے 20 ہزار روپے خرچ کئے اور آٹھ لاکھ روپے سرینڈر کر دیئے تو کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اس کا طریقہ کار میرے ذہن میں جو ہے، وہ یہ ہے کہ ایک تو یہ پیسے جس وقت سپورٹس ڈائریکٹوریٹ کو ملیں تو تمام ایم پی ایز اپنے اپنے علاقوں سے وہ ڈیمانڈ بھیجیں تاکہ ان کی ڈیمانڈ جو ہے، وہ اس Amount میں پوری کی جائے۔ ہماری تو کوشش یہی ہے کہ سپورٹس یہاں پر پروموٹ ہو اور سپورٹس پروموشن کیلئے ہم لگے ہوئے ہیں اور ہم نے ہر جگہ کے اوپر جہاں پر بھی سپورٹس پروموشن کی بات کی گئی ہے، ہم نے انشاء اللہ تعالیٰ اس کو پورا کیا ہے اور میں ان ممبرز بھائیوں کے ساتھ اس بات کے اوپر اتفاق کرتا ہوں کہ یہ Across the board دینی چاہیئے، یہ نہیں کہ کسی ایک ضلعے کو مل جائیں اور

دوسرے ضلعے کو نہ دیئے جائیں اور جو کہ Under developed ضلعے ہیں تو ان کا حق زیادہ بنتا ہے کہ ان کو زیادہ پیسے ملیں۔

<u>جناب محمود عالم:</u> جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر سر۔ کھیلوں کی مد میں سالانہ چیف منسٹر صاحب کے جو ہیں، وہ ڈائریکٹیوز میں 40 ہزار روپے ہمیں ملے ہیں لیکن دو سال سے جو ہیں وہ ابھی تک ہمیں، وہاں پر جب ٹینڈر ہوتا ہے، جب وہ سی اینڈ ڈبلیو والے ٹینڈر کرتے ہیں تو اس میں جو ہے، وہ 40 لاکھ نظر آتا ہے، وہ اس میں نہیں آتے ہیں تو اب یہ معلوم نہیں کہ دو سال سے، ہمارے وہاں پر علاقے میں جو میرے کولیگز تھے، ان کے آ گئے ہیں لیکن میرے پیسے نہیں آئے ہیں۔ اس میں چیف منسٹر صاحب کی ڈائریکٹیو ہے، وہ ایشو ہوئی ہے بلکہ یہ پہلا سال نہیں ہے، یہ دوسرا سال ہے اور دو سال سے اسی طرح ہو رہا ہے جس طرح باچا صالح صاحب نے کہا ہے تو برائے مہربانی یہ لازمی بات ہے، وہاں پہ جس طرح ایجوکیشن کیلئے ترجیح دیتے ہیں تو اسی طرح نوجوانوں کیلئے کھیل کے میدان، کھیل کے گراونڈز جو ہیں، یہ ان کی صحت اور تندرستی کیلئے انتہائی ضروری ہے تو اس وجہ سے میں کہتا ہوں کہ اگر دو سال کے جو پیسے ہمیں نہیں ملے ہیں تو وہ پیسے ہمیں اکٹھے دے دیئے جائیں کیونکہ ہمارے پاس ڈیمانڈ آتی ہے، وہاں سے لڑکے آتے ہیں، وہاں سے علاقے کے مشران آتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ یہاں پر Playgrounds نہیں ہیں، تو دو سال سے ہم جو اس چیز سے محروم ہیں تو اس کیلئے میں آپ سے ریکویسٹ کرونگا اور منسٹر صاحب سے بھی میں کہونگا کہ اس کا کوئی ازالہ کیا جائے، یہ انتہائی ضروری ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> منسٹر صاحب، پلیز۔

<u>وزیر برائے کھیل وثقافت:</u> میں ان کی بات سے سو فیصد اتفاق کرتا ہوں اور میں تو یہ چاہتا ہوں کہ جو سپورٹس کی منسٹری ہے، یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ان کی بات سے میں اتفاق نہ کروں، میں نے تو پہلے عرض کی کہ یہ پیسے لوکل گورنمنٹ کے پاس ہیں اور لوکل گورنمنٹ کے یہاں پر سینیئر منسٹر صاحب موجود ہیں، یہ اٹھ کر اعلان کریں کہ یہ پیسے جو پیچھے بچے ہوئے تھے وہ بھی اور آئندہ بھی یکمشت ہمیں دیئے جائیں گے اور پھر ہم ان میں تقسیم کرنے کیلئے یہاں پر حاضر ہیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> بیرسٹر صاحب، لاء منسٹر صاحب۔

(اس مرحلہ پر صحافی حضرات واک آؤٹ ختم کرکے پریس گیلری تشریف لے آئے)

بیرسٹرارشد عبداللہ (وزیر قانون): زۀ جی ډیر شکر گزار یم او زما د میډیا د پریس ورونړو زمونږ د درے واړو جرګه اومنله او واپس راغلل او دوئ ته مونږ ایشورنس ورکړو چې انشاءاللّٰه په دیکښې به ښه هائی لیول انکوائری وکړو، Investigation به کوؤ که خیر وی، بشیر خان هم ایشورنس ورکړو، دلته هاؤس کښې چې کله دوئ بهر وو او زمونږ مکمل تعاون د دوئ سره وو او مونږ Condemn کوؤ، هر چا چې کړی دی او هر طریقې سره چې شوی دی نو انشاءاللّٰه د دوئ سره به زمونږ ورورولی بحال وی که خیر وی، د دوئ تسلی به کوؤ په دې Investigation کښې۔ مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں صحافی بھائیوں کا واپس آنے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔Most welcome۔

(تالیاں)

Next, Mufti Kifayatullah Sahib, the honourable Minister, please Question number, your Question number please?

مفتی کفایت اللہ: میں ایم پی اے ہوں جی، آپ نے مجھے منسٹر کہہ دیا تو میں بہت خوش ہو گیا ہوں۔

(قہقہے)

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا؟

مفتی کفایت اللہ: میں آنریبل ایم پی اے ہوں اور میں نے سنا کہ آپ نے مجھے منسٹر کہہ دیا تو میں بہت زیادہ خوش ہو گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، میں نے آپ کو منسٹر نہیں کہا ہے، میں نے آنریبل ایم پی اے کہا ہے۔

مفتی کفایت اللہ: خیر ہے جی، اللہ تعالیٰ آپ کی بات ٹھیک کر دے۔

(قہقہے)

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچن نمبر پلیز؟ چلو آ جائے گا، ٹائم آ جائے گا، آ جائے گا، یہ بھی ہو جائے گا۔ کوئسچن نمبر پلیز؟

مفتی کفایت اللہ: کوئسچن نمبر انہوں نے 01 لکھا ہے، امید ہے یہ ایک ہی ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

* 01 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر بہبود آبادی از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ نے سوشل موبلائزر (مرد) کی آسامیوں پر مطلوبہ معیار کے لوگ بھرتی کئے ہیں اور انہیں تنخواہ کے طور پر چار ہزار روپے ادا کئے جاتے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ یہ مستقل ملازمین نہیں ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) وفاقی اور صوبائی حکومتوں کی واضح ہدایات کے باوجود ان کی تنخواہ سات ہزار سے کم کیوں ہے؛

(ii) صوبہ بھر میں سوشل موبلائزرز کی تعداد ضلع وائز فراہم کی جائے، نیز ان کو مستقل کرنے میں کیا مشکلات درپیش ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>محترمہ ستارہ ایاز (وزیر سماجی بہبود):</u> (الف) محکمہ نے میل موبلائزر (مرد) رجسٹر کئے ہیں اور انہیں مبلغ سات ہزار روپے ماہوار Retainer fee ادا کئے جارہے ہیں تاہم جس کی حتمی منظوری کیلئے محکمہ خزانہ خیبر پختونخوا پشاور کو لکھا گیا ہے۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) میل موبلائزر کی Retainer fee سات ہزار روپے ہے، ضلع وائز تفصیل درج ذیل ہے۔ میل موبلائزرز محکمہ کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں اور وہ سرکاری ملازم کے زمرہ میں نہیں آتے۔

STATENMET SHOWING LATEST POSITION OF MALE MOBILIZERS.

S.No	District	In position	Vacant	Total Col (3+4)
1	2	3	4	5
1	Tank	09	3	12
2	Dir Lower	13	12	25
3	Dir Upper	06	7	13
4	Malakand	09	5	14
5	Hangu	10	4	14
6	Shangla	07	4	11
7	Swat	23	6	29
8	D.I.Khan	30	9	39
9	Kohat	20	2	22
10	Peshawar	32	17	49
11	Nowshera	14	10	24
12	Charsadda	18	7	25
13	Mardan	32	9	41
14	Swabi	17	5	22
15	Bunair	08	7	15
16	Karak	06	7	13

17	Haripur	16	7	23
18	Abbottabad	20	3	23
19	Mansehra	22	7	29
20	Battagram	06	7	13
21	Kohistan	12	2	14
22	Chitral	08	16	24
23	L.Marwat	10	11	21
24	Bannu	13	16	29
	Total	361	183	544

مفتی کفایت اللہ: اس میں میں ایک سپلیمنٹری سوال کرنا چاہتا ہوں جی، آپ کی اجازت سے، وہ یہ کہ اس میں ایک حکومت کی پالیسی ہے کہ کسی بھی ملازم کو سات ہزار سے کم تنخواہ نہ دی جائے اور یہ ان لوگوں کیلئے جو غیر سرکاری ادارے چلاتے ہیں اور جب حکومت کے ساتھ Related جو ادارے ہوتے ہیں، ان پر تو وہ لازم ہوتا ہے، تو میں نے بہبود آبادی کے محکمے سے پوچھا ہے کہ آپ کے ساتھ متعلقہ کچھ ایسے لوگ ہیں جن کو آپ چار ہزار یا تین ہزار تنخواہ دیتے ہیں تو انہوں نے جز (الف) کے اندر کہا ہے کہ ہم سات ہزار دینا چاہتے ہیں لیکن ساتھ ہی اپنی بات کی تردید کی ہے کہ "تاہم جس کی حتمی منظوری کیلئے محکمہ خزانہ خیبر پختونخوا پشاور کو لکھا گیا ہے۔" اب جب لکھا گیا ہے اور لکھنے سے پہلے یہ دے رہے ہیں تو وہ کس مد میں دے رہے ہیں اور جب ابھی لکھا ہوا ہے، منظوری نہیں آئی تو یہ کس طرح؟ یہ پوزیشن سمجھ میں نہیں آتی اور جز (ب) کے اندر آپ دیکھیں تو یہ کہتے ہیں جی، "میل موبلائزرز محکمہ کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں اور وہ سرکاری ملازم کے زمرے میں نہیں آتے"۔ میں نے تو یہ قطعاً نہیں پوچھا کہ وہ میل موبلائزرز جو ہیں وہ آپ کے باقاعدہ کارکن ہیں یا ملازم ہیں یا نہیں ہیں، میں تو یہ کہتا ہوں کہ حکومت کے اعلان کے مطابق ان کو تنخواہ دیتے ہیں یا کم دیتے ہیں؟ تو ایسا لگتا ہے کہ یہ ظلم کرتے ہیں، یہ تنخواہ کم دیتے ہیں۔ اگر متعلقہ وزیر صاحب مہربانی فرما کر اسے کمیٹی کو ریفر کریں تو زیادہ تفصیل سے اس بات کو شیئر کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بشیر بلور صاحب، پلیز۔ جعفر شاہ صاحب، پلیز۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، سر۔ اس میں انہوں نے جو لسٹ دی ہوئی ہے تو اس میں 183 Vacancies ابھی تک خالی ہیں تو کیا منسٹر صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ یہ کب تک Fill کریں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: تنولی صاحب، پلیز۔

الحاج حبیب الرحمان تنولی: میرا کوئسچن بھی اسی طرح کا تھا، تھوڑا میں یہ پوچھنا چاہ رہا تھا کہ یہ جو میل موبلائزر ہے، اس کی ڈیوٹی کیا ہے؟ اور چوبیس اضلاع میں 183 لوگوں کی پوسٹیں ابھی خالی رکھی ہوئی ہیں تو اگر ان کو پر کیا جائے تو بے روزگاری کی حالت دیکھیں، اگر یہ لوگ روزگار پر آجائیں تو کافی فائدہ ہوگا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بشیر بلور صاحب، پلیز۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: سب سے پہلے میں مولانا صاحب کا شکر گزار ہوں اور آپ نے ان کو منسٹر کہا ہے، اگر وہ خوش ہوتے ہیں تو کل ہمارے ساتھ آجائیں، ان سے حلف لے لیتے ہیں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ (تالیاں) دوسرا انہوں نے جو کوئسچن کیا ہے تو اس میں یہ ہے کہ چار ہزار روپے دے رہے تھے اور سات ہزار روپے انہوں نے کہا ہے کہ ہم دے رہے ہیں، یہ سات ہزار دے رہے تھے اور ان کو Regularize کرنے کیلئے انہوں نے فنانس ڈیپارٹمنٹ کو لکھا تھا اور آج جو انہوں نے لیٹر دیا ہے، فنانس ڈیپارٹمنٹ نے اس کو Approve کر دیا ہے اور وہ سات ہزار روپے پہلے بھی لے رہے تھے اور اب ان کو Regularize طریقے سے سات ہزار روپے ملیں گے۔ دوسرے میرے بھائیوں نے جو کہا ہے کہ 180 بندوں کی جگہ خالی ہے تو یہ ایسا وہ نہیں ہے کہ کوئی Permanent، جہاں ضرورت پڑتی ہے، جس وقت ضرورت پڑتی ہے وہ لوگ لے لیتے ہیں اور جب ضرورت پڑے گی انشاء اللہ ان کو بھی لے لینگے اور جو خالی پوسٹیں ہیں، ان کو پر کریں گے اور ضرورت کے مطابق یہ کام کرتے ہیں، یہ کوئی Permanent پوسٹیں نہیں ہیں کہ خواہ مخواہ ان کو ایسے حالات میں بھی رکھا جائے، تو میری درخواست ہے کہ مفتی صاحب کا جو حکم ہے، اس میں ہم نے تعمیل کی ہوئی ہے اور اس میں انشاء اللہ اگر کوئی کمی رہتی ہے تو پھر بھی تعمیل کرینگے۔

مفتی کفایت اللہ: میں مطمئن ہوں اس بنیاد پر نہیں کہ جواب ٹھیک تھا، اس بنیاد پر کہ بشیر خان مجھے ڈانٹ رہا تھا تو میں خاموش ہوگیا۔ (قہقہہ)

Mr. Deputy Speaker: Next, Mufti Kifayatullah Sahib, honourable MPA, Question number please?

مفتی کفایت اللہ: سوال نمبر 19۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

* 19 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر کھیل از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) نوجوانان قوم کو کھیلوں کی سہولیات اور تفریح فراہم کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے، نیز جن ممالک کے گراؤنڈز آباد ہوں تو ان کے ہسپتال ویران ہو جاتے ہیں؛

(ب) صوبے نے عالمی سطح پر دنیا کے بہترین کھلاڑی پیدا کئے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) صوبائی حکومت نے گزشتہ دو سالوں میں کھیلوں کو پروان چڑھانے کیلئے کیا اقدامات کئے ہیں اور کن کن مقامات پر سٹیڈیمز/گراؤنڈز بنائے گئے ہیں، تفصیل بمعہ اخراجات فراہم کی جائے؛

(ii) سال 2010-11 کے دوران محکمہ نے کھلاڑیوں کی فلاح و بہبود کیلئے کون کونسے منصوبے شروع کئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؛

(iii) گزشتہ چار سالوں میں حکومت نے مانسہرہ میں کھیلوں کی ترقی کیلئے کیا اقدامات کئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>سید عاقل شاہ (وزیر کھیل وسیاحت):</u> (الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) (i) صوبائی حکومت نے گزشتہ دو سالوں میں مندرجہ ذیل مقابلے منعقد کروائے:

قومی، بین الصوبائی اور ضلعی سطح پر کھیلوں کے مقابلے، معذور افراد کیلئے کھیلوں کا میلہ، قومی ایام یعنی یوم آزادی اور یوم پاکستان کی مناسبت سے کھیلوں کا انعقاد، ریجنل سطح کے مقابلے، علاقائی کھیلوں کے مقابلے، انٹر سکولز کھیلوں کے مقابلے، اس کے علاوہ کھیلوں کے میدانوں کی فراہمی اور ان کی تزئین اور مرمت وغیرہ کیلئے اقدامات کئے۔ (تفصیل ایوان میں پیش کی گئی)۔

(ii) سال 2010-11 کے دوران محکمہ نے کھلاڑیوں کی فلاح و بہبود کیلئے سپورٹس فاؤنڈیشن کے نام سے ایک سکیم کا آغاز کیا جس کے ذریعے صوبہ خیبر پختونخوا کے سابق بہترین کھلاڑیوں کی مشکل وقت میں امداد، فوت شدہ کھلاڑیوں کے بچوں کیلئے وظائف، مقامی کھیلوں کا مختلف سطح پر انعقاد اور ہونہار کھلاڑیوں کی تربیت وغیرہ کے پروگرام شامل ہیں۔

(iii) گزشتہ چار سالوں میں حکومت نے مانسہرہ میں کھیلوں کی ترقی کیلئے وفاقی حکومت کے تعاون سے بمقام ڈوگہ مانسہرہ مبلغ 2.408 ملین کی لاگت سے سٹیڈیم کی تعمیر کروائی۔ اس کے علاوہ ضلعی حکومت مانسہرہ کے بجٹ میں مختص دو فیصد فنڈز برائے کھیلوں کی ترقی کے تحت مختلف کھیلوں کیلئے سال-2008

09اور 10-2009اور 11-2010 کیلئے کل مبلغ -/2013000 روپے مختص کئے گئے جو کہ مندرجہ ذیل کھیلوں کے انعقاد اور کھیلوں کے سامان کی خریداری کیلئے خرچ کئے گئے جبکہ سال 08-2007 کیلئے کوئی فنڈ مختص نہیں کیا گیا۔

علاقائی کھیل: بیلوں کی دوڑ، کبڈی، گتکا بازی، رسہ کشی، ویٹ لفٹنگ۔

ضلعی کھیل (برائے خواتین): اتھلیٹکس، ٹیبل ٹینس، بیڈمنٹن، والی بال، چک بال۔

صوبائی کھیل: اتھلیٹکس۔

ڈویژنل کھیل: روڈ ریس، باڈی بلڈنگ۔

ضلعی کھیل: تائی کوانڈو، کرکٹ، گریڈ II کرکٹ، انٹرنیشنل کرکٹ، والی بال، فٹ بال، کراٹے، ہاکی، باسکٹ بال انڈر 19۔

تحصیل سطح کے کھیل: شبیر شہید فٹ بال بمقام اوگی، ملک گل رحمان کرکٹ ٹورنمنٹ، والی بال، بیڈمنٹن، باسکٹ بال، ٹی ٹونٹی کرکٹ، جونیئر فٹ بال۔

ضلعی سطح کے کیمپس: باسکٹ بال، کرکٹ کوچنگ۔

Mr. Deputy Speaker: Any supplementary question?

مفتی کفایت اللہ: جی، میں نے ان سے پوچھا ہے کہ آپ نے گزشتہ چار سالوں میں یہ III نمبر پر، (الف) اور (ب) کے جوابات کے اثبات میں ہوں تو میں نے ان سے پوچھا ہے کہ گزشتہ چار سالوں میں حکومت نے مانسہرہ میں کھیلوں کی ترقی کیلئے کیا اقدامات کئے ہیں؟ تو انہوں نے بہت سارے اقدامات بتائے ہیں کہ ہم نے یہ کئے ہیں اور جب میں نے صوبے کا پوچھا ہے تو انہوں نے اپنے جواب میں نام منصوبہ، یہ (الف) ضمیمہ کے اندر سیریل نمبر 4 اور 5 پر لکھا ہوا ہے (تفصیل ایوان میں پیش کی گئی) کہ لالا ایوب ہاکی سٹیڈیم بمقام سپورٹس کمپلیکس پشاور صدر، انہوں نے ٹرف بچھایا ہوا ہے، تو 39.786 ملین روپے لگائے ہیں۔ پھر لالا ایوب ہاکی سٹیڈیم اسی مد میں بمقام سپورٹس کمپلیکس پشاور صدر کی بہتری، پھر انہوں نے پیسے لگائے ہیں 39.997 ملین۔ اس طرح ان دونوں کو جمع کر دیا جائے تو یہ 79.783 ملین ہیں۔ اب میں محترم جناب وزیر کھیل سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ لالا ایوب ہاکی سٹیڈیم کی بہتری کرتے ہیں اور اس میں کوئی چیز لگاتے ہیں تو کیا ٹیکنیکل معنی ہیں کہ آپ ایک ہی ہیڈ کے اندر 79 ملین دیدیں، یہ آپ نے الگ الگ کیوں دیئے؟ اور جب شروع میں آپ کو اس کا احساس نہیں ہوا تو دوبارہ پھر ان عوامل پر آپ کو ان کا احساس ہوا اور دوبارہ آپ نے بہتری کیلئے اس سے زیادہ، اتنی ہی زیادہ رقم لکھی ہے، جتنی آپ

نے اصل رقم لکھی ہے اور جناب سپیکر، اگر آپ صفحہ نمبر 3 پر تشریف لے جائیں تو خان عبدالولی خان سپورٹس کمپلیکس چارسدہ کی تعمیر پر انہوں نے 250 ملین روپے لگائے ہیں۔ میں انہیں مبارکباد دیتا ہوں اور ساتھ گزارش کرتا ہوں کہ اس طرح کا خان عبدالولی خان سپورٹس کمپلیکس مانسہرہ کے اندر بھی بن جائے تو مجھے بہت زیادہ خوشی ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب مفتی جانان صاحب، پلیز۔

مفتی سید جانان: زهٔ جی منسټر صاحب نه دا تپوس کوم چي ديکښي صرف لس ضلعي راغلي دی، دا نوري اضلاع ولي محرومه ساتلي شوی دی؟ دا نوري ضلعي د دغه صوبي ضلعي نه دی او ولي دے لس ضلعو ته دا فنډ ورکړے شوے دے او دا نوري ضلعي ولي محرومه پاتي دی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منور خان صاحب، پلیز۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر، میں منسٹر صاحب کو دو تین سال پہلے کا ایک وعدہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ گاؤں شاہ حسن خیل میں ولی بال کے ٹورنمنٹ میں ایک دھماکہ ہوا تھا جس میں کافی لوگ شہید ہو گئے تھے اور منسٹر صاحب نے اعلان کیا تھا کہ میں وہاں پر ایک سٹیڈیم بناؤں گا تو منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا ہے کہ اس سٹیڈیم کا کیا بنا، کیا آئندہ ارادہ ہے اس سٹیڈیم کا یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آنریبل منسٹر، سید عاقل شاہ صاحب، پلیز۔

سید عاقل شاہ (وزیر برائے کھیل): مفتی صاحب کی بات جو ہے، وہ مجھے پسند ہے کیونکہ ان کا انداز بہت اچھا ہے بات کرنے کا اور بشیر بلور صاحب نے ان کو جو دعوت دی ہے کہ آپ ان بنچیز پر آ جائیں تو آپ کو وزارت دیدی جائے گی، میں بھی ان سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ تشریف لائیں اور حلف اٹھائیں تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی مرضی کی منسٹری دیدی جائے گی۔ ایسا ہے کہ انہوں نے لالا ایوب ہاکی سٹیڈیم کے متعلق بات کی، ہر Artificial turf کی ایک مدت ہوتی ہے اور وہ Over the period جو ہے ختم ہو جاتی ہے۔ یہ کئی سال پہلے یہ سٹیڈیم بنا تھا اور آپ کو یہ پتہ ہے کہ یہ واحد اسٹیڈیم تھا جس میں Astroturf ہے، اس کے بعد ایبٹ آباد میں ایک Turf ڈالی گئی اور یہ دو ہی ہمارے پاس Astroturfs ہیں، نیشنل گیم ہے، ہماری ہاکی اور ہمارے صوبے میں دو Astroturf ہیں۔ آگے دیکھیں کہ ہالینڈ جیسے ملک میں تین سو سے زیادہ Artificial turfs ہیں۔ یہ جو انہوں نے دو علیحدہ علیحدہ فگرز بتلائے ہیں تو اس میں اور اس سٹیڈیم میں Floodlights نہیں تھیں اور یہاں پر میدانی علاقے میں جو موسم ہے تو ظاہر بات ہے کہ

شام کے بعد ہی کھیل ہو سکتا ہے تو گرمیوں کے سیزن میں اس کو استعمال میں لانے کیلئے یہاں پرFloodlightsکا بندوبست کیا گیا۔ منور خان صاحب نے شیر خان سٹیڈیم کے متعلق بات کی، میں نے فلور آف دی ہاؤس پہ کہا تھا کہ وہ ہماری سکیم میں شامل ہے اور آئندہ اے ڈی پی میں آپ خود دیکھیں گے کہ وہ شامل ہوگا اور وہاں پر ایک شاندار والی بال سٹیڈیم بنادیا جائے گا۔ پھر یہاں پر یہ سوال ہوا کہ باقی ضلعوں میںSports facilitiesکا کیا پروگرام ہے؟ تو میرے پاس ایک لسٹ ہے اور یہ ریکارڈ ہے کہ ہمارے صوبے میں اس وقت مختلف ضلعوں میں تحصیل لیول پہ 151 سکیمز جو ہیں، وہ شروع ہیں جن میں نصف کے اوپر کام شروع ہو چکا ہے اور باقی میں شروع ہو جائے گا اور یہ پوری لسٹ میرے پاس موجود ہے۔ میرے خیال میں اس میں کوئی بھی ایسا صوبائی حلقہ نہیں ہے کہ جس میں کوئی نہ کوئی کام نہ ہو رہا ہو اور یہ لسٹ اس کے ساتھ انہوں نے Attach کی ہوئی ہے، میرے پاس بھی موجود ہے اور پھر میں یہ بتاتا چلوں کہ یہ ایک ریکارڈ ہے، اس سے پہلے میرے خیال میں کسی بھی سال میں کیا کہ میرے خیال میں 65 سالوں میں 151 مختلفSports facilitiesہمارے صوبے میں نہیں بنائی گئیں۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ</u>: جناب سپیکر صاحب، میں منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے والی بال گراؤنڈ بنانے کا وعدہ کیا ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: Thank you very much۔ ٹھیک ہے، ٹھیک ہے جی۔ مفتی کفایت اللہ صاحب ایم پی اے، کوئسچن نمبر؟

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: کوئسچن نمبر 18 رہ گیا ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: کوئسچن نمبر 18 رہ گیا ہے؟ جی مفتی صاحب، کوئسچن نمبر 18۔

* 18 _ <u>مفتی کفایت اللہ</u>: کیا وزیر سیاحت و کھیل از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ہزارہ ڈویژن سیاحت کے لحاظ سے ملک میں مشہور ترین جگہ ہے اور ملک کے ساتھ ساتھ بیرونی ممالک سے بھی یہاں سیاح آتے ہیں اور ان کی آمد سے معاشی ترقی ہوتی ہے؛

(ب) 2005 کے زلزلے سے سیاحت کا شعبہ مکمل طور پر تباہ ہو گیا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہو تو:

(i) حکومت نے مذکورہ شعبہ کو تباہی سے بچانے کیلئے کیا اقدامات کئے ہیں اور آیا اس ضمن میں کوئی جامع منصوبہ زیر غور ہے؛

(ii) محکمہ نے اس بارے میں ERRA کے ساتھ کیا خط و کتابت کی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید عاقل شاہ (وزیر برائے کھیل و سیاحت): (الف) جی ہاں، یہ بات درست ہے کہ ہزارہ ڈویژن سیاحت کے لحاظ سے ملک میں مشہور ترین جگہ ہے اور ملک کے ساتھ ساتھ بیرون ممالک سے بھی یہاں پر سیاح آتے ہیں اور ان کی آمد سے معاشی ترقی ہوتی ہے۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں، حکومت نے مذکورہ شعبہ کو تباہی سے بچانے کیلئے ERRA کو وفاقی سطح پر اور PERRA کو صوبائی سطح پر بشمول افواج پاکستان یہ ذمہ داری سونپی ہے کہ تمام متاثرین کو حسب ضرورت دستیاب فنڈ میں سے مناسب رقم برائے تعمیر نو مہیا کرے۔

(ii) ERRA اور PERRA دونوں خود مختار ادارے ہیں جنہوں نے ہر شعبے کیلئے علیحدہ علیحدہ ماہرین کی خدمات نجی شعبے سے حاصل کی ہیں اور بشمول سیاحت تمام عملی اقدامات خود کئے ہیں۔ علاوہ ازیں تفصیلی رپورٹ ERRA اور PERRA ہی فراہم کر سکتے ہیں۔

Mr. Deputy Speaker: Any supplementary?

مفتی کفایت اللہ: اس میں یہ سپلیمنٹری سوال ہے جی کہ 2005 کے زلزلے سے سیاحت کا شعبہ مکمل طور پر تباہ ہو گیا ہے تو انہوں نے اس سے اتفاق کیا لیکن پھر خود انہوں نے کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا۔ یہ تباہی کا اعتراف کیا ہے لیکن یہ اب اس کو اپنے پاؤں پر کس طرح کھڑا کیا جائے گا؟ اس کے بارے میں وہ خاموش ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب منسٹر صاحب۔ جناب بادشاہ صالح صاحب، پلیز۔

جناب بادشاہ صالح: سر جی زما د منسٹر صاحب نه دا سوال دے چي دا کمراټ چي کوم دے، دا په ایشیاء کښې بنائسته ځائے دے۔ 1936 کښې یو سروے شوي وه او بیا برټش ګورنمنټ کړي وه، هغه په ایشیاء کښې بنائسته ځائے دے، Declare شوے دے نو دي د پاره دوئ د څه اقدامات کولو اراده لری؟ د دي د ترقئ د پاره یا دوئ څه اراده لری نو هغه د وضاحت وکړی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب عبدالستار صاحب، پلیز۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر، اس سوال میں مفتی صاحب نے ہزارہ ڈویژن کے سیاحتی مقامات کے لحاظ سے ایک سوال لایا تھا، ہزارہ ڈویژن میں، کوہستان میں بلکہ پورے پاکستان میں ایک خوبصورت

وادی، سوپٹ وادی کے نام سے یاد کی جاتی ہے۔ اس وادی کو متعارف کرانے کیلئے میں نے ڈیپارٹمنٹ سے کئی بار بات کی ہے اور جناب وزیر صاحب کا میرے ساتھ بڑا تعاون ہے۔ انہوں نے اس پر نمائش بھی کرائی تھی اور پورے پاکستان میں تمام ٹورسٹ ڈیپارٹمنٹ کے جتنے بھی لوگ اور ادارے تھے تو انہوں نے اس بات کو تسلیم کیا کہ یہ پاکستان کی ایک خوبصورت وادی ہے جس کو ہم نے Explore کرنا ہے۔ اس حد تک تو بات ہوئی تھی لیکن اب اگلے مرحلے میں جو سوپٹ ویلی کی Development کے لحاظ سے کوئی Proposal سامنے لائے تھے تو میں شاہ صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس سال ان کا کیا پروگرام ہے؟ سوپٹ میں کیا Tourism activities ہونگی؟ کیا کوئی Developmental proposals آئیں گی اس سیزن میں، تو آپ مجھے وہ کر لیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: تنولی صاحب، پلیز۔

<u>الحاج حبیب الرحمان تنولی</u>: منسٹر صاحب سے میرا سوال یہ ہے کہ جی انہوں نے فرمایا کہ ERRA اور PERRA کی ذمہ داری لگائی گئی ہے کھیلوں کے سلسلے میں اور سیاحت کو Develop کرنے کیلئے میری گزارش یہ ہے کہ کیا کسی منصوبے کا یہ نام لے سکیں گے جو ERRA نے یا PERRA نے سیاحت کے محکمے میں مکمل کیا ہو؟ Thank you very much, ji۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جناب منسٹر صاحب، سید عاقل شاہ صاحب، پلیز۔

<u>وزیر برائے سیاحت و کھیل</u>: میرے بھائی تنولی صاحب! یہ سوال اگر آپ ERRA اور PERRA سے کرتے تو زیادہ بہتر ہوتا کیونکہ یہ دونوں محکمے میرے زیر سایہ نہیں ہیں۔ سوال یہ تھا کہ آپ کی جو تباہی ہوئی ہے جو کہ زلزلے میں ہوئی تھی، اس کے بعد آپ کو پتہ ہے کہ سیلاب آیا اور دہشت گردی تھی تو ان تمام کیلئے یہ دونوں محکمے جو ہیں، ان کو یہ کام سونپا گیا کہ یہ وہاں پر Rehabilitation کر رہے ہیں اور Reconstruction کر رہے ہیں۔ یہ صرف Rehabilitation اور Reconstruction کا کام ختم ہو گا تو اس کے بعد ہمارا کام شروع ہو گا، اس کے بیچ میں ہم نے جو گراونڈز وغیرہ بنائے تو میں یہ بات یہاں پر کہنا چاہتا ہوں کہ میرے ان دونوں محکموں نے جو کام کیا ہے، وہ کچھ زیادہ تسلی بخش نہیں رہا۔ جہاں تک یہاں پر ستار بھائی نے یہ بات کی ہے تو مجھے اس بات کا احساس ہے کہ یہ سوپٹ ویلی جو ہے، پاکستان میں جتنی بھی آپ کی خوبصورت جگہیں ہیں، ان میں سب سے بہتر جگہوں کا شمار ہوتا ہے اور وہاں پر بہت حسن ہے اور وہ اس قسم کا ایک علاقہ ہے جس کو Develop کرنے کی ضرورت ہے، تو انہوں نے محنت کی اور

اس کا پی سی ون بھی تیار کر کے انہوں نے ہمیں پہنچایا،اس پر کام ہو رہا ہے اور میں نے خود جناب وزیر اعلیٰ صاحب سے بات کی ہے تو وہ بھی اس میں Interested ہیں، انشاء اللہ تعالیٰ آپ یہ دیکھیں گے کہ اس سال سوپٹ ویلی اور کمراٹ دونوں اے ڈی پی میں شامل ہوں گے۔ ساتھ ساتھ میں آپ کو یہ بات کرتا چلوں کہ پاکستان میں 70 percent ٹورازم جو ہے، وہ ہمارے صوبے میں ہے اور ہمارے صوبے میں 70 percent جو ٹورازم ہے، وہ ان علاقوں میں ہے جن میں کاغان شامل ہے، گلیات ہے، چترال ہے، سوات ہے، ان میں لاتعداد کام ہو رہا ہے اور بہت سارے ہمارے جو پراجیکٹس ہیں وہ Already شروع ہو چکے ہیں اور کئی پراجیکٹس پائپ لائن میں ہیں اور اگلے اے ڈی پی میں انہیں جو تمام Sites بتائے ہیں جس میں سوپٹ ویلی ہے، لوکل گورنمنٹ والے ٹھنڈیانی میں سکیم کر رہے ہیں، اسی طریقے سے کمراٹ میں ہے، گرم چشمہ میں ہیلتھ ٹورازم کو ہم فروغ دیں گے، کاغان میں ہم ایڈونچر سپورٹس کو فروغ دیں گے اور اسی طریقے سے سارے صوبے کا انشاء اللہ تعالیٰ اسی سال بجٹ پیش ہونے سے پہلے میں پوری Details جو ہیں، اس ہاؤس میں آپ کے سامنے رکھوں گا۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Thank you. Next, Mufti Kifayatullah Sahib, honourable MPA. مفتی صاحب! خنگہ چل دے ، کوئسچن نمبر پلیز ؟

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> سوال نمبر 20۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی۔

* 20 _ <u>مفتی کفایت اللہ:</u> کیا وزیر کھیل و سیاحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت ملکی اور غیر ملکی سیاحوں کیلئے بہترین انتظام کرتی ہے جبکہ ہمارا ملک دیگر ممالک کی نسبت سیاحت کے شعبے میں بہت پیچھے ہے؛

(ب) پاکستان قدرتی حسن سے مالا مال ہے جبکہ صوبہ کے اکثر سیاحتی مقامات سوات، چترال وغیرہ دہشتگردی اور فوجی آپریشن کی زد میں ہیں جسکی وجہ سے سیاحت کے شعبے کو ایک بڑا دھچکا لگا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) گزشتہ تین سالوں کے دوران فوجی آپریشن اور دہشتگردوں کی وجہ سے سیاحتی شعبے کو کتنا نقصان پہنچا ہے، اعداد و شمار بتائے جائیں؛

(ii) مذکورہ علاقوں میں قیام امن کے بعد شعبہ سیاحت کی بحالی کیلئے کئے گئے اقدامات کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(iii) شعبہ سیاحت سے وابسطہ متاثرین کی بحالی کیلئے حکومت اور دیگر اداروں کی جانب سے کیا اقدامات کئے گئے ہیں؛

(iv) حکومت کو سیاحت کی مد میں سوات، چترال اور ہزارہ ڈویژن سے سالانہ کتنی آمدن ہوتی ہے، ضلع وائز تفصیل فراہم کی جائے؛

(v) حکومت مذکورہ علاقوں میں انفراسٹرکچر کو بہتر بنانے کیلئے کن کن منصوبوں پر کام کر رہی ہے، ضلع وائز تفصیل فراہم کی جائے؛

(vi) رواں سال چونکہ امن بحال ہو چکا ہے تو شعبہ سیاحت میں کتنی آمدن ہوئی ہے، نیز حاصل شدہ آمدن کا کتنے فیصد حصہ مقامی فلاح و بہبود پر خرچ کیا گیا ہے، سال 2010-11 کی ضلع وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

سید عاقل شاہ (وزیر کھیل و سیاحت): (الف) جی ہاں، حکومت اپنے وسائل کے مطابق ملکی اور غیر ملکی سیاحوں کی سہولت کیلئے بہترین انتظام کرنے کی کوشش کرتی ہے لیکن 1977-78 میں افغانستان میں روس کی مہم جوئی، نائن الیون کے اثرات، ہمارے اسلامی اقدار اور خیبر پختونخوا کے مخصوص حالات کی وجہ سے اب تک سیاحت سست روی کا شکار ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے کہ افغانستان میں روس کی مہم جوئی اور پھر طالبانائیزیشن کی عفریت بشمول زلزلے وسیلاب وغیرہ نے صوبے کی سیاحت کو شدید متاثر کیا ہے۔

(ج) جی ہاں، صوبائی حکومت خیبر پختونخوا نے مذکورہ شعبہ کو تباہی سے بچانے کیلئے محکمہ تعمیر نو و بحالی بشمول PDMA و PaRRSA کی بنیاد ڈالی اور اس طرح وفاقی سطح پر NDMA اور ERRA بشمول افواج پاکستان کو یہ ذمہ داری سونپی گئی کہ تمام متاثرین کی معلومات اکٹھا کرنے کے بعد حسب ضرورت دستیاب فنڈ میں سے مناسب رقم برائے تعمیر نو مہیا کرائے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ زلزلوں، سیلابوں، طالبانائیزیشن وغیرہ مصائب کی وجہ سے ہمارے صوبے کی سیاحتی شعبے کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے، حکومت نے صوبے میں سیاحت کی بحالی کیلئے درج بالا محکماجات کی تشکیل کی وساطت سے مختلف اقدامات اٹھائے ہیں۔

جہاں تک حکومت کو سوات، چترال بشمول دیر اپر، دیر لوئر، شانگلہ اور ملاکنڈ ایجنسی سے آمدن کے حصول کا تعلق ہے تو یہ علاقے ہوٹل و ریسٹورنٹ ایکٹ کے دائرہ کار میں تاحال شامل نہیں ہیں جبکہ ہزارہ ریجن کو

2005 کے زلزلے نے شدید نقصان پہنچایا اور تاحال یہ علاقہ اپنی سابقہ سیاحتی سرگرمیوں کو بحال کرنے کے قابل نہیں ہوا ہے اور بحالی کا یہ مرحلہ مزید وقت لے گا۔ امسال اپریل 2011 میں ڈیپارٹمنٹ آف ٹورسٹ سروسز کو صوبائی حکومت کی تحویل میں دیا گیا جس نے ہزارہ ڈویژن کے مختلف ضلعوں سے لائسنسنگ کی مد میں پچھلے پانچ سال کے دوران درج ذیل رقم بطور لائسنس تجدید فیس (آمدن) وصول ہوئی ہے۔

سال	ہوٹل کی مد میں	ریسٹورنٹ کی مد میں	ٹریول ایجنسی کی مد میں
2007-08	95750	40400	414000
2008-09	110485	105750	435000
2009-10	373700	163600	486000
2010-11	192300	69050	690000
2011-12	84250	35500	352000
ٹوٹل آمدن روپوں میں	**856485**	**414300**	**2377000**

تفاصیل متعلقہ محکمہ تعمیر نو و بحالی PERRA اور ERRA کے حکام سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

امن قائم ہونے کے بعد مذکورہ علاقوں میں سیاحوں کی تعداد کو سابقہ حالت پر لانے کیلئے یہ ضروری ہے کہ سیاحوں کو یہ باور کرایا جائے کہ اب یہ علاقے ان کی آمد کیلئے محفوظ ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ان علاقوں کی سڑک، ہوٹل وغیرہ کی سہولیات بحال ہو گئی ہیں جبکہ مذکورہ سہولیات کی بحالی ایک وقت طلب مرحلہ ہے جس کیلئے سالوں پر محیط عرصہ درکار ہے۔ اس سلسلے میں سیاحتی کارپوریشن خیبر پختونخوا نے آرمی کے اشتراک سے ان متاثرہ علاقوں میں مختلف سرگرمیوں مثلاً Festivals، ورکشاپ، امن ریلی وغیرہ کا اہتمام کیا ہے جس میں سیاحوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ امن قائم ہونے کے ساتھ ہی صوبائی حکومت کے سیاحتی ادارے نے سوات کے سیاحتی تربیتی ادارے بنام Pakistan Austrian Institute of Tourism and Hotel Management (PAITHOM) کو واپس ایبٹ آباد سے سوات منتقل کر دیا ہے اور منتقلی کے ساتھ ہی اس ادارے نے سوات کے نوجوانوں کیلئے مختلف سیاحتی تربیتی کورسز کا اجراء کر دیا ہے جس سے نہ صرف اس علاقے میں سیاحتی سرگرمیوں کو فروغ حاصل ہوگا بلکہ علاقے کے نوجوانوں کو روزگار کے مواقع بھی میسر ہوں گے۔

Mr. Deputy Speaker: Any supplementary question?

مفتی کفایت اللہ: جی۔اس میں انہوں نے جو جواب دیا ہے تو میں ذرا وزیر صاحب سے معلوم کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے جو اعداد و شمار دیئے ہیں تو ان اعداد و شمار میں 2010 کے اندر ہوٹل کی مد میں ان کو ایک لاکھ 92 ہزار 300 روپے ملتے ہیں لیکن پھر 2011 میں 84 ہزار 250 روپے ملتے ہیں، باقی سالوں میں تو نمو ہوتی ہے، بڑھتے رہتے ہیں، اس کے اندر یہ کمی ہوتی رہتی ہے، پتہ نہیں اس کی وجہ کیا ہے؟ اور پھر میں نے ان سے پوچھا ہے کہ یہ چار نمبر میں حکومت کو سیاحت کی مد میں سوات، چترال اور ہزارہ ڈویژن سے سالانہ کتنی آمدن ہوتی ہے، ضلع وائز تفصیل فراہم کریں؟ تو انہوں نے ضلع وائز تفصیل فراہم نہیں کی اور پھر میں نے ان سے یہ گزارش کی تھی کہ آپ نے ERRA اور PERRA کے ساتھ جو خط و کتابت کی ہے تو آپ اس کی تفصیل بتائیں؟ تو انہوں نے کوئی خط و کتابت کی تفصیل نہیں بتائی۔ اس سے لگتا ہے کہ جس طرح زلزلہ ہو گیا اور سیاحت تباہ ہو گئی، اب اس کا انتظار ہو رہا ہے کہ اور زلزلہ ہو جائے اور ہماری سیاحت بن جائے، ایسا تو نہیں ہو گا۔ انہوں نے کیا Correspondence کی ہے، کیا اپنی ذمہ داری پوری کی ہے؟ وہ تو یہ نہیں بتا رہے ہیں، پتہ نہیں اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت اللہ جدون صاحب، پلیز۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: شکریہ۔ جناب سپیکر، 2005 کے زلزلے کے بعد 2008 سے ہماری یہ موجودہ حکومت ہے۔ جس طرح مفتی صاحب نے بھی فرمایا اور میرے باقی ساتھیوں نے بھی فرمایا، ہمارا جو ہزارہ میں ٹورازم Basically جس چیز پر زیادہ، جس کے اوپر ارد گرد ہوتا ہے، وہاں پر ہماری Hoteling Industry جو ہے، وہ Matter کرتی ہے۔ 2005 کے زلزلے کے بعد یہ بری طرح سے متاثر ہوئی ہے کیونکہ Hoteling کو انڈسٹری Declare کیا گیا ہے لیکن اس کو انڈسٹری کی کوئی بھی سہولتیں فراہم نہیں ہیں، جیسا کہ بجلی وہ کمرشل ریٹ پر Pay کرتے ہیں اور کمرشل ریٹ پر گیس Pay کرتے ہیں، باقی ان کے ٹیکسز جو ہیں وہ بھی کمرشل ریٹ پر ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ میں منسٹر صاحب سے یہ بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا کوئی ایسی Incentives اس ایریا کیلئے، جیسے کوئی Tax holidays یا کوئی چیز، کوئی ایسی Concrete incentive، ایک تو جو باتیں میڈیا اور لوگوں کے شاید Consumption کیلئے ہوتی ہیں تو وہ علیحدہ ہے لیکن کونسی ایسی Concrete incentives ہیں جو دی گئی ہیں؟ اگر سابقہ حکومت نے نہیں دیں تو ہماری اس حکومت نے کیا دیں ہیں؟ اور بالخصوص جو میرا، میں دوبارہ وہ Repeat کروں گا کہ ہوٹل کو بطور انڈسٹری ہم ہمیشہ اس کو ہوٹل انڈسٹری کہتے ہیں اور اس کو

انڈسٹری Declare کیا گیا ہے تو پھر اس کو انڈسٹریل مراعات کیوں نہیں ملتیں؟ جیسا کہ بجلی کا بل ہے تو وہ Industrial basis پر چارج کیا جائے تو وہ Commercial basis پر Pay کرتے ہیں، گیس ہے تو وہ Commercial basis پر Pay کرتے ہیں تو یہ منسٹر صاحب اگر۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سید عاقل شاہ صاحب، پلیز۔

وزیر کھیل و سیاحت: عنایت اللہ جدون صاحب! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے تو میری بہت بڑی مشکل آسان کر دی۔ ایسا ہے کہ یہ انہوں نے بالکل ٹھیک فرمایا کہ آپ کہتے ہیں کہ ہوٹل ایک انڈسٹری ہے اور ان کو جو مراعات باقی انڈسٹریز کو ملتی ہیں تو وہ ہوٹل انڈسٹری کو نہیں مل رہی ہیں۔ میں آپ کا ساتھ دیتا ہوں، حکومت سے بھی مطالبہ کرتا ہوں اور انشاء اللہ تعالیٰ کل ہی اس کے اوپر ایک سمری Move کی جائیگی (تالیاں) مفتی صاحب، میں سمجھتا ہوں۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

وزیر کھیل و سیاحت: بیٹھیں، میں آتا ہوں، میں حکومت کا ایک حصہ ہوں، (تالیاں) I am part of this Government، میں پوری حکومت نہیں ہوں، پوری حکومت ایک سسٹم ہے، وزیراعلیٰ صاحب اس کو ہیڈ کرتے ہیں، اس کے بعد کیبنٹ ہے اور پھر ممبرز ہیں۔ حکومت سے یہ مراد ہوتی ہے کہ اب اگر میں یہ کہہ دوں کہ جناب عالی، میں اپنے آپ سے مطالبہ کرتا ہوں تو وہ نہیں ہو سکتا، میں آپ کا ساتھ دے رہا ہوں، اس لئے کہ میں منسٹر ہونے کے علاوہ خود ایک Hotelier بھی ہوں اور آپ کو یہ معلوم ہے کہ یہ ہمارا بہت بڑا مطالبہ ہے، خاص طور پر انہوں نے ایک طرف اشارہ نہیں کیا تو میں آپ کو بتاتا چلوں کہ ہوٹل پر ایک ٹیکس ہے جس کو Bed tax کہتے ہیں۔ ہماری زبان میں یعنی Hoteling کی زبان میں اس کو 'جگا' ٹیکس کہا جاتا ہے۔ اس ٹیکس سے مراد یہ ہے کہ کمرہ لگا ہو یا نہ لگا ہو، خالی بھی ہو تو Bed tax دیا جاتا ہے۔ جہاں تک انہوں نے Incentives یا مراعات کی بات کی ہے تو آپ کو پتہ ہے کہ سوات میں تو Already ڈیوٹی اور ٹیکسز نہیں ہیں، باقی جو علاقے سیلاب کی وجہ سے متاثر ہوئے ہیں یا زلزلے کی وجہ سے متاثر ہوئے تو ان کیلئے Already ہم نے ان کو Soft loan بغیر Interest کے بینک آف خیبر ان کو Loan provide کرنے کیلئے تیار ہے اور آرمی نے اور PDMA نے کئی ہوٹلوں کو Compensation دی ہے۔ جہاں تک مفتی صاحب کی بات ہوئی کہ یہ اس انتظار میں ہیں کہ ایک زلزلہ اور آئے تو خدا نہ کرے کہ ایسا ہو۔ مفتی صاحب! آپ ایسی بات کیوں کرتے ہیں؟ آپ بزرگ ہیں اور

کیا کہتے ہیں اور ہر دفعہ یہاں پر اٹھ کر آپ اسمبلی میں دعا کیا کرتے ہیں تو آپ پہلے تو اٹھ کر یہ دعا کریں کہ خدا نہ کرے کہ ایسا پھر کوئی عذاب ہمارے اوپر آئے۔ باقی آپ نے جوان فگرز کی بات کی ہے تو یہ فگرز ہم نے ٹوٹل صوبے کیلئے دیئے ہیں اور ضلع وائز اگر آپ کو چاہیئے تو ضلع وائز آپ کو وہ فگرز Provide کر دیئے جائیں گے۔ جہاں تک انہوں نے ERRA اور PERRA سے Correspondence کی بات کی تو ان کو خط لکھا مگر جواب نہ آیا تو Correspondence نہ ہوئی، ہماری طرف سے ان کو خط گیا ہوا ہے، جب جواب دینگے تو اس کی تفصیل آپ کو دی جائیگی، فی الحال تو ہم نے خط لکھا ہوا ہے اور ان کے جواب کے انتظار میں ہیں۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Thank you very much. Next, Mufti Kifayatullah Sahib, the honourable MPA, Question number please?

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: یہ کوسچن نمبر 21 ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی۔

* 21 _ <u>مفتی کفایت اللہ</u>: کیا وزیر کھیل وثقافت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ خیبر پختونخوا نے ملک میں نامور کھلاڑی پیدا کئے ہیں اور وہ کھلاڑی ملک کے سفیر ہوتے ہیں جو باہر ملکوں میں جاکر اپنے ملک کا نام روشن کرتے ہیں;

(ب) حکومت کھلاڑیوں کو تمام بنیادی ضروریات فراہم کرنے کی پابند ہے;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) حکومت ضلع میں کھیلوں کی ترقی کیلئے سٹیڈیم / گراونڈ تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، نیز حکومت صوبے کی سطح پر اس ضمن میں کوئی ماسٹر پلان تیار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>سید عاقل شاہ (وزیر کھیل وسیاحت)</u>: (الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) (i) حکومت نے ضلع مانسہرہ میں کھیلوں کی ترقی کیلئے حال ہی میں مانسہرہ سٹیڈیم کی تزئین و آرائش اور بہتری کیلئے ایک منصوبہ 20 ملین روپے کی لاگت سے منظور کیا ہے جس پر عنقریب کام شروع کر دیا جائے گا، نیز حکومت صوبے کی سطح پر کھیلوں کی ترقی کیلئے مندرجہ ذیل اقدامات کر رہی ہے۔ قومی، بین الصوبائی اور ضلعی سطح پر کھیلوں کے مقابلے، معذور افراد کیلئے کھیلوں کا میلہ، قومی ایام یعنی یوم آزادی اور یوم پاکستان کی مناسبت سے کھیلوں کا انعقاد، ریجنل سطح کے مقابلے، علاقائی کھیلوں کے مقابلے، انٹر سکولز

کھیلوں کے مقابلے، اس کے علاوہ کھیلوں کے میدانوں کی فراہمی اور ان کی تزئین و آرائش اور مرمت وغیرہ کیلئے اقدامات کئے جارہے ہیں۔ مختلف کھیلوں کے انعقاد سے کھلاڑی ان صحت مندانہ کھیلوں کی سرگرمیوں سے مستفید ہو سکیں گے۔ اس کے علاوہ نوجوان اور ہونہار کھلاڑی ان کھیلوں میں شمولیت کر کے قومی اور بین الاقوامی مقابلوں میں شرکت کے قابل ہو جائیں گے۔

Mr. Deputy Speaker: Any supplementary question?

مفتی کفایت اللہ: میں وزیر صاحب کی حالت پر رحم کھاتا ہوں اور اس پر اپنے اطمینان کا اظہار کرتا ہوں۔ ایک شعر کے ساتھ وہ یہ کہ تھوڑی سی توجہ اپنے ڈیپارٹمنٹ کو دے دیں، یہ شعر اس متعلق ہے:

فرصت ملے ذرا تو اپنا گریباں بھی دیکھ لیں

اے دوست نہ کھیل کوئی کھیل میری سادگی کے ساتھ

Mr. Deputy Speaker: Next, Syed Aqil Shah Sahib.

وزیر کھیل وثقافت: مجھے تو اپنا گریبان پورا نظر آرہا ہے، آپ کا گریبان جو ہے وہ داڑھی کی وجہ سے آپ کو نظر نہیں آرہا ہے تو مجھے تو پورا پورا دکھائی دے رہا ہے، میری جان۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ مہر سلطانہ صاحبہ، آنریبل ایم پی اے۔ نہیں ہیں۔

* 42 _ محترمہ مہر سلطانہ (سوال محترمہ عظمیٰ خان نے پیش کیا): کیا وزیر بہبود آبادی از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) حال ہی میں محکمہ بہبود آبادی نے ضلع کرک میں مختلف قسم کی پوسٹوں پر تعیناتی کیلئے اشتہار دیا تھا؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پوسٹوں کیلئے ٹیسٹ وانٹرویوز بھی ہوئے ہیں؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو بھرتی کیلئے طریقہ کار، اخباری تراشہ، امیدواروں کے نام وپتہ بمعہ کوائف، پاس شدہ اور ٹیسٹ وانٹرویو میں حاضر افراد کے کوائف بمعہ نام وپتہ کی تفصیل، نیز بھرتی شدہ افراد کے کوائف بمعہ نام وپتہ کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب سلیم خان (وزیر بہبود آبادی) {جواب سینیئر وزیر (بلدیات) نے پڑھا}: (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) بھرتی کیلئے مطلوبہ معیار، اشتہار، نام وپتہ اور کوائف، فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ (مرد) اور فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ (خواتین)، ہیلپر، چوکیدار کی تفصیل ایوان کو مہیا کی گئی۔

محترمہ عظمیٰ خان: سر، اس میں میرا ایک سپلیمنٹری ہے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی سپلیمنٹری ہے؟ جی، پلیز۔
محترمہ عظمیٰ خان: سر، میں یہ پوچھنا چاہونگی کہ اگر آپ رزلٹ دیکھیں جو Candidates Written test میں appear 71 ہوئے تھے۔ جناب سپیکر، اس میں 50% فیل ہیں اور 50% تقریباً پاس ہیں تو میں یہ پوچھنا چاہونگی کہ انکے پاس فیل کا Criteria کیا ہوتا ہے؟ یہ کیسا ٹیسٹ ہوتا ہے کہ جو ایف ایس سی / بی ایس سی کرنے کے بعد وہ کوالیفائی نہیں کر پاتے؟ اور انکے ٹوٹل مارکس کتنے ہوتے ہیں؟ کتنے پرسنٹ پر یہ پاس ہوتے ہیں اور کتنے پرسنٹ پر یہ فیل ہوتے ہیں؟
جناب ڈپٹی سپیکر: بشیر بلور صاحب، پلیز۔
جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر صاحب، On behalf of Minister for Population Welfare، جو انہوں نے پوچھا ہے تو وہ ہم نے ان کو بتادیا ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ اس کے اشتہارات نہیں آئے تو اشتہارات بھی کوسچن کے ساتھ لگے ہوئے ہیں، سارے اشتہارات جو ہیں، وہ 'مشرق' اخبار اور 'ایکسپریس' اخبار میں آئے ہیں۔ اس کے بعد جتنے بھی ٹیسٹس ہوئے اور جو بھی لوگ اپوائنٹ ہوئے، کوئی پشاور سے یا چترال سے یا مردان سے یا دیر سے نہیں ہے، سارے لوگ کرک کے ہیں اور کرک علاقے کے لوگ ہیں اور جو انہوں نے کہا ہے کہ کوسچن پیپرز تو وہ جو Routine ہے ڈیپارٹمنٹ کی، اس کے حساب سے پیپرز بھی ہوئے ہیں اور اس کے حساب سے کمیٹی بنی ہے اور اگر آپ کو علم ہے کہ کوئی بھی ڈیپارٹمنٹ، ہر ڈیپارٹمنٹ میں اپنی ایک Concern committee ہوتی ہے جو کہ امتحان بھی لیتی ہے، اس کے بعد وہ Grading بھی کرتی ہے اور جو لوگ پاس ہوتے ہیں، ان کو نوکریاں ملتی ہیں۔ یہ تو میرے خیال میں کرک کے علاقے میں جتنی نوکریاں ہیں، یہ کسی اور علاقے میں یا کسی صوبے کے دوسرے ڈسٹرکٹس میں نہیں ہوئی ہیں، جو کہ میرے پاس جو رپورٹ پڑی ہوئی ہے، اس میں اشتہارات بھی لگے ہوئے ہیں، نام اور کوائف بھی دیئے گئے ہیں، فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ مرد بھی لکھے گئے ہیں، فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ خواتین کا بھی لکھا ہوا ہے، آیا ہیلپر اور چوکیدار بھی لکھے ہیں، سب ڈیٹیل جو ہے، وہ اس میں موجود ہے اور میرے خیال میں کوئی ایسی کمی نہیں رہ گئی کہ جس کی میری بہن نے بات کی ہے کہ وہ کوسچنز کیسے ہوئے، امتحان کیسے ہوئے اور جو سب ٹیسٹس ہوئے، وہ سب قانون کے مطابق ہوئے ہیں، کوئی ایسا غیر قانونی کام نہیں ہوا ہے۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر صاحب، دا کوئسچن لږ پینډنګ کړئ جی، مؤور پخپله راغله۔

Mr. Deputy Speaker: Meher Sultana Bibi, any supplementary question?

محترمہ مہر سلطانہ: سر، اس میں اصل میں یہ بات ہوئی تھی کہ ہاں کرک کا ہی یہ کوئسچن ہے اور کرک کے متعلق ہے۔ سر، اس میں وہاں پر بہت Questions arise ہوئے تھے اس وجہ سے یہ کوئسچن میں نے جمع کیا تھا۔ سر، اس میں جو ٹاپ نمبر پر لڑکا تھا، وہ بعد میں رہ گیا تھا اور باقی سیکنڈ اور تھرڈ ڈویژنر جو ہیں، ان کو وہاں پر تعینات کر دیا تھا اس وجہ سے یہ کوئسچن میں لیکر آئی تھی۔ یہ جو ڈیٹیلز اس میں دی ہوئی ہیں، وہ ابھی بھی Enough نہیں ہیں اور اس میں کافی Irregularities ہیں، اس لئے میں چاہونگی اگر آپ یہ کمیٹی کو Send کر دیں تاکہ یہ Thrash out ہو سکے اور اس پر مجھ کو وہاں پر کافی ڈیٹیلز ملی ہیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی بی بی، آپ وہ Irregularities بتادیں نا، آپ نے کھڑے ہو کر۔۔۔۔۔

محترمہ مہر سلطانہ: سر، بتا رہی ہوں نا کہ وہاں پر ٹاپ کرنے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ کون کونسے جو انہوں نے ڈاکومنٹس پیش کئے ہیں اور جو Annexure لگائے ہیں، اس میں آپ، .Pinpoint the irregularities کہ یہاں پر یہ Irregularity ہیں تو پھر ہم اس کو ڈسکس کرینگے۔

محترمہ مہر سلطانہ: سر، وہاں پر محمد منیر ایک لڑکا تھا، وہ ٹاپ پر تھا اور Marks 75% اس نے لیے تھے۔ بعد میں ٹیسٹ میں اس کو نکال دیا گیا، اس کو فیل کر دیا گیا اور سیکنڈ اور تھرڈ ڈویژنرز جو ہیں، ان کو پاس کر دیا گیا تھا۔ اس وجہ سے یہ کوئسچن لوگ جب میرے پاس لیکر آئے تو میں نے یہ جمع کروایا تھا تاکہ ڈیٹیل دی جائے لیکن اس کے متعلق اس میں مجھے کچھ نہیں دیا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بشیر بلور صاحب پلیز۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سر، ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ ایک لڑکا ٹاپ پر تھا، پیپر میں فیل ہو گیا ہو تو پھر ٹاپ کیسے ہو گیا؟ یہ تو ایسی بات نہیں ہے کہ آپ Verbally کہہ دیں، اس کی معلومات بھی کرینگے اور ابھی تو پیپر ہوئے ہی نہیں ہیں تو وہ کیسے ٹاپ پر ہو گیا؟ اور جب اس کے نمبر آپ کہتے ہیں کہ بعد میں کم کر دیئے گئے تو یہ کیسے کم کر دیئے گئے؟ وہ تو پوری کمیٹی بیٹھی ہوتی ہے اور پھر اس میں ایک بندے کیلئے تو سارا ڈیپارٹمنٹ جو ہے، وہ تو Involve نہیں ہوتا۔ یہاں تو تقریباً دو سو بندوں کی نوکریاں ہیں اور دو سو بندوں

کی نوکریوں میں سے ایک بندے کو کیوں انہوں نے کیا ہے؟ یا تو وہاں باہر سے کوئی بندہ آیا ہو اور یہ تو ٹھیک ہے، یہ سب لوگ ہوئے ہیں، سارے کرک کے ہوئے ہیں، اگر کوئی ایک بندے کا نام آپ کے پاس ہو تو آپ میرے پاس لیکر آجائیں، میں سیکرٹری سے پوچھ لونگا کہ کیوں ایسی بات ہے؟ ورنہ مجھے یقین ہے کہ ایسی کوئی بات بھی نہیں اور یہ جو آپ نے کوئسچن کیا ہے، اس کی ڈیٹیل آپ کے پاس ہے، اگر اس میں ایک بندہ بھی کہیں باہر ڈسٹرکٹ کا ہوتا تو پھر ہم ذمہ دار ہیں اور منسٹر صاحب کو کہتے کہ آپ نے باہر سے کیوں لیا ہے؟ جب سارے لوگ آپ کے کرک کے ہیں تو اس کیلئے ساری ڈیٹیلز آپ کو دی گئی ہیں، اس میں آپ کو اخباروں میں جو ڈیٹیلز آئی ہوئی ہیں، اخباروں میں اشتہارات دیئے گئے ہیں تو پھر اس کے بعد کوئی ایسی پوائنٹ آؤٹ کرنا میرے خیال میں کوئی اصول کی بات نہیں ہے۔ ابھی پیپر چیک ہی نہیں ہوئے تو کیسے وہ فرسٹ آگیا؟ اور پھر اس کے نمبر کم کر کے دوسرے کو فرسٹ کر دیا، یہ تو کبھی بھی نہیں ہوتا اور نہ ہو سکتا ہے۔

<u>ملک قاسم خان خٹک</u>: جناب سپیکر صاحب!

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: پلیز آپ تشریف رکھیں اپنی سیٹ پر۔ جی مہر سلطانہ بی بی، پلیز۔

<u>محترمہ مہر سلطانہ</u>: سر، میرے پاس جب یہ لوگ آئے اور Definitely ہر کسی کے ڈیپارٹمنٹ میں کوئی نہ کوئی Links ہوتے ہیں اور وہ وہاں سے معلوم کر لیتے ہیں سر، یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے، وہ میرے پاس لیکر آئے ہیں اور پورے ثبوت سے یہ بات میرے پاس ہے۔ اگر منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ بیٹھ کر اس بات کو ڈسکس کر لی جائے تو خیر ہے سیکرٹری صاحب کو بلوالیں، اس پر جتنے بھی میرے پاس حقائق ہیں، وہ ڈسکس کر لینگے اور اگر یہ مسئلہ حل ہوتا ہے تو میں Satisfy ہو جاؤنگی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی بلور صاحب۔

<u>سینئیر وزیر (بلدیات)</u>: ابھی بریک میں آپ آجائیں، سیکرٹری صاحب بیٹھے ہیں، میں ان کو آپ سے ملادونگا اور کوئی پرابلمز ہیں تو وہ اسی وقت دیکھ کر ہم حل کر دینگے، انشاء اللہ ایسی کوئی بات نہیں ہوگی اور آپ Satisfy ہو نگی۔

<u>محترمہ مہر سلطانہ</u>: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: مہر سلطانہ بی بی، کیا۔۔۔۔

<u>محترمہ مہر سلطانہ</u>: سر، میرا کوئسچن پینڈنگ ہو جائے تو۔۔۔۔

سینئیر وزیر (بلدیات): میں آپ کو جواب دے رہا ہوں، ساری ڈیٹیلز بتا رہا ہوں تو اس کے بعد پینڈنگ کا کوئی Sense نہیں ہے اور پھر میں ساتھ یہ بھی کہہ رہا ہوں کہ آپ بریک میں آ جائیں، اگر آپ کا کوئی ایک پوائنٹ ہے تو سیکرٹری صاحب بیٹھے ہیں تو اس سے ڈسکس کر لینگے۔۔۔۔۔۔

محترمہ مہر سلطانہ: چلو ٹھیک ہے جی۔۔۔۔

سینئیر وزیر (بلدیات): باقی اس کو پینڈنگ کرنے کی ضرورت کیا محسوس ہو گی آپ کو؟

محترمہ مہر سلطانہ: سر، ٹھیک ہے پھر اس میں اگر ایشو ہوا تو پھر ہم ڈائریکٹ آپ ہی سے بات کر لینگے۔

Mr. Deputy Speaker: ٹھیک ہے You are satisfied. Next Question, Janab Adnan Khan Wazir, the honourable MPA, please Question number?

جناب عدنان خان: کوئسچن نمبر 32۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

* 32 _ جناب عدنان خان: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 11-2010 کے دوران خلیفہ گل نواز ہسپتال اور بنوں میڈیکل کالج میں مختلف قسم کی آسامیوں کے ساتھ ساتھ کلاس فور آسامیوں کو مشتہر کر کے ان پر بھرتیاں کی گئیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) کن کن آسامیوں پر بھرتیاں کی گئی ہیں؛

(ii) مذکورہ آسامیوں کو کن کن اخباروں میں مشتہر کیا گیا تھا اور بھرتی کا طریقہ کار کیا تھا، بھرتی شدہ افراد کے نام، ولدیت، ڈومیسائل، عہدہ اور تعلیمی قابلیت کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے، نیز جتنے افراد نے ان آسامیوں کیلئے درخواستیں جمع کی تھیں، انکی بھی تفصیل فراہم کی جائے؛

(iii) مذکورہ آسامیوں میں کلاس فور کی کتنی آسامیاں تھیں، آیا کلاس فور کی آسامی کیلئے متعلقہ ضلع کا ڈومیسائل ہونا ضروری ہے، نیز کس کی سفارش پر مذکورہ بھرتیاں کی گئی تھیں۔

سید ظاہر علی شاہ وزیر (صحت): (جواب وزیر قانون نے پڑھا) (الف) جی ہاں، درست ہے۔ تاہم کلاس فور کی آسامیاں مشتہر کی گئی تھیں۔ بحوالہ APT Rules, 1989, sub para 2 of para 10 Part-III۔

(ب) (i) آسامیوں پر تعیناتیاں کی گئی ہیں۔ (تفصیل ایوان میں پیش کی گئی)۔

(ii) مذکورہ آسامیوں پر تقرری کا اشتہار قواعد کے مطابق ڈائریکٹر انفارمیشن خیبر پختونخوا کو بھیجا گیا تھا جو کہ مختلف درجہ اول کے اخبارات میں شائع ہوا جو ایوان میں پیش کی جا چکی ہے، بھرتیاں Appointment, Promotion, Transfer Rule 1989 para 10 Part-III کے مطابق کی گئی ہیں۔ (بھرتی شدہ افراد کے نام اور کوائف کی تفصیل ایوان میں پیش کی گئی)

(iii) مذکورہ آسامیوں میں (74) آسامیاں کلاس فور کی تھیں۔ خلیفہ گل نواز تدریسی ہسپتال بنوں صوبائی سطح کا ہسپتال ہے، صوبے کے دیگر تدریسی ہسپتالوں کے مانند یہاں قواعد کے مطابق متعلقہ ضلع کا ڈومیسائل ہونا ضروری نہیں۔ APT Rules, para 12 of Departmental Selection Committee کے تحت تمام آسامیاں محکمانہ چناؤ کمیٹی ذریعے پر کی گئی ہیں۔

Mr. Deputy Speaker: Any supplementary?

جناب عدنان خان: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، بالکل په دیکښي خو زه دا یو خواست کوم چي منسټر صاحب دلته کښي موجود نه دے او دا کوئسچن د یو کال نه دلته کښي زه بار بار Put کوم او بار بار Lapse کیږی نو زه ستاسو توجه دي ته راغواړم چي راسره به مهربانی کوئ۔ جناب سپیکر صاحب، ستاسو د چیئر نه زه رولنګ په دیکښي غواړم ځکه چي په دیکښي ډیر Glaring mistakes نه بلکه Blunder type ئے کړی دی او ښه یعنی په ښکاره باندي ئے کړی دی۔ دیکښي اول ماته د سوال جواب چي راکوی نو هغي کښي راته وائی چي "تاہم کلاس فور کی آسامیاں مشتہر کی گئی تھیں" او دا اشتهارات ستا مخامخ دی سپیکر صاحب، دا چي ته اوګوري نو په دیکښي ته ماته اوښایه چي د کلاس فور اشتهار چرته راغلے دے؟ دا دوه د ایډورټائزمنټ کاپیاني ورسره دی، یو د اردو والا ده او یو د انګلش والا ده۔ په دیکښي که تاسو اوګورئ نو ته ماته اوښایه چي دلته کښي د کلاس فور اشتهار کوم ځائے کښي راغلے دے؟ نمبر ون۔ دي نه پس بیا دے ماته حواله راکوی Appointment, Promotion, Transfer Rules, 1989، ما سره دا رولز پراته دی 1989، د Sub rule (2) د Para 10 چي کوم دے، په هغي کښي تاسو چي اوګورئ نو هغي کښي چي هغه کومه خبره کوی (2) Initial recruitment to posts which do not fall within the purview of the Commission shall be made on the recommendation of the Departmental Selection Committee, after

vacancies have been advertised in news paper ،پہ دیکبني جی،
No. 3 دہ اوNo. 2 regarding houses ۔Proviso No. 2, No. 3 دہ، Proviso
Provided further that the appointment چي کومہ دہ، پہ هغي کبني دا دی چي
in Basic Pay Scale 1 to 4 shall be made on the recommendation of the Departmental Selection Committee through the District Employment Exchange concerned، پہ دیکبني جی زہ دا تپوس کوم، تاسو
جی دا راواړوئ چي دا کوم تفصیل پہ دیکبني او د کلاس فور چي کوم اپوائنټمنټس دی، پہ هغي کبني پہ سائډ کبني ورسرہ لیکی چي دا ایمپلائمنټ ایکسچینج باندي شوی دی، ډومیسائل چي ورکوی، هغہ د کرک والا ورکوی نو تہ جی، زہ پہ دي فلور باندي دا تپوس کوم چي آیا پہ کرک کبني ایمپلائمنټ ایکسچینج شتہ کہ نہ؟ نمبر ون۔ بیا دا وایم چي دلتہ کبني بیا رولز تہ راشئ،
Appointment rule 12: Zonal and Divisional Representation ، پہ دیکبني
(1) Except as otherwise specifically provided in any rule for دا دی،
the time being in force, initial recruitment to posts in Basic Pay Scale 16 and 17 and other posts in Basic Pay Scales 3 to 15 borne on Provincial cadre shall be made in accordance with the zonal quota specified by Government from time to time ۔بیا دیکبني جی نمبر
(2) Initial recruitment to posts in Basic Pay 2 پیرا چي کومہ راځی،
Scale 3 to 15 borne on divisional or district cadre shall be made from amongst bonafide residents of the division or district concerned او Last دیکبني راځی (3) Initial recruitment to posts in
Basic Pay Scales 1 and 2 or equivalent shall ordinarily be made on local basis، نو دیکبني جی تاسو دا تفصیل اوګورئ، نمبر 1 تفصیل ئے د بنوں میډیکل کالج والا ماتہ راکړے دے، پہ بنوں میډیکل کالج کبني جی، دا سیریل نمبر 13باندي اول اول چي اوګورئ نو دلتہ کبني دوئ دا خانہ Miss کړي دہ، ډومیسائل والا نو دیکبني د سندھ والا کس راغلے دے پہ BPS-19 کبني او هغہ اپوائنټ شوے دے نو آیا پہ خیبر پختونخوا کبني نور، دا جی۔۔۔۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Page number please?

<u>جناب عدنان خان:</u> دا پیج نمبر 124 زما مخامخ پروت دے۔ سیریل نمبر 13 باندي ډاکټر مختار علی شیخ دا کس دے، ډاکټر برکت علی شیخ، ایم بی بی ایس (ایم

فل)، ایسوسی ایټ پروفیسر BPS-19 دوه Candidates دي ته Apply کړي وه، په دوه کبني دا یو شوے دے او د ده ډومیسائل د سندھ دے۔ ما سره په هغي کبني بل یو ریکارډ پروت دے، آیا په خیبر پختونخوا کبني زمونږ کس نه وو چي هغه دلته کبني بهرتی شوے وے؟ خلیفه گل نواز هسپتال کبني یو کس مونږ د سندھ نه راغواړو او دلته کبني ئے بهرتی کوؤ او هغي نه پس بیا تاسو راشئ دا Page 4 of 12، په دیکبني دے او دلته کبني پخپله لیکی په سائډ خانه کبني چي دا کوم مسټر طارق فاروق ولد محمد فاروق، ډومیسائل کرک، ایس ایس سی، ډرائیور BPS-4 کبني بهرتی شوے دے او دس کسانو Application جمع کړے دے، دري کسان بهرتی شوی دی، په دري کبني دري واړه چي کوم دی نو هغه د کرک نه بهرتی شوی دی، دا نه ډویژنل کوټه ده او نه ډسټرکټ کوټه ده۔ بیا ورسره لیکی Employment Exchange / Departmental Selection Committee، نو دلته کبني ته دا په ایپلائمنټ ایکسچینج باندي کوي نو چي په کرک کبني ایمپلائمنټ ایکسچینج هم نشته او هغه زما ډویژن هم نه دے، هغه زما ډسټرکټ هم نه دے نو دا په کوم قانون باندي د دوئ اپوائنټمنټ اوشو؟ زه ستاسو د چیئر نه رولنگ غواړم چي صرف کمیټۍ ته ریفر کولو باندي به زما هغه نه کیږی، دے باندي چي Stern action واغستي شی او ستاسو په دي باندي چي کلیئر کټ رولنگ راشی۔ دا بیا هغي نه پس لاندي نور راشئ، دلته کبني بیا مسټر لطف الرحمان ولد غنی الرحمان، کرک، چوکیدار BPS-1، هغه هم په ایمپلائمنټ ایکسچینج باندي دے او بیا دلته کبني دوئ وائی چي Number of applicants 55، چي ایمپلائمنټ ایکسچینج شو نو Applicants چرته نه راغلل؟ ایمپلائمنټ ایکسچینج خو یو طریقه کار دے، هلته کبني به خلق ځی، دفتر روزګار کبني به خپل اندراج کوی نو هغه محکمه کبني چي کوم ځائے کبني Vacancies وی، هغه د دفتر روزګار خپل Vacancies تفصیل رااوغواړی نو هغه سیریل وائز یو ډیټیل به ورته راشی نو دلته کبني Number of applicants چرته نه راغلو؟ او په دي باندي په سپریم کورټ کبني هم فیصلي راغلي دی۔ بیا جی خلیفه گل نواز هسپتال ته راشئ، دا د بنوں میډیکل کالج تفصیل مي درکړو، ورسره بیا خلیفه گل نواز ټیچنګ هسپتال نور نه چیړم، صرف دا کلاس فور چیړم،

More than 20 ، 30 کسان دا ټوټل جی د کرک کیږی او که تاسو ماته دا وایئ چي یره دا پراونشل کیډر هسپتال دے ، بیا خو پکار دا وه چي صوابئ، چارسده، مردان، هزاره دا د مختلف ځایونو نه Candidates راغلی وے نو دلته کښي صرف د کرک نه ولي راځی؟ دا ما ډیر زیات په هر فورم باندي اوچت کړے دے ، زه دي پوري نه وایم، کرک والا زما ورونړه دی خو بهرحال چي زما حق تلفی کیږی، بیا ما دا تپوس کړے دے۔ په دیکښي تاسو اوګورئ په هر ځائے کښي دی Employment exchange DSCs، دا سیریل نمبر 55 دے ، مسټر راشد منهاس ولد نور شاه ګل، کرک ډرائیور۔ بیا هغي نه پس راشئ عزیر الرحمان ولد حبیب الرحمان، کرک، ډرائیور۔ بیا دا یو نه دے جی، More than 15 or 20 نو مقصد مي د خبري دا دے چي ما خو دا ورته وئیل، دا د چا په Recommendation باندي بهرتی شوی دی، آیا د کلاس فور اپوائنټمنټ د ایم پی اے لا د منسټر حق دے نو زه خو دا وایم چي یره په بنوں کښي به داسي ایم پی اے لا منسټر نه وی، لا به داسي کس نه وی چي هغه به چرته کرک له یا اخوا دیخوا خلقو ته روزګار ورکړے وی، هغه اول حق د بنوں د خلقو دے چي هلته کښي د رولز مطابق ښکاره دی، هر څه ښکاره دی نو زه خو دا وایم چي دا د رولز Violation داسي کیږی او د دي خلاف که ستاسو د دي فلور نه رولنګ رانه شی نو دا به زما د ډسټرکټ او زما د خلقو سره ډیره زیاته نا انصافی وی، بلکه د ټولي صوبي او د ټول ملک د پاره به دا ډیره نا انصافی وی۔ سپیکر صاحب، زه ستاسو د رولنګ انتظار کوم او خپلو ملګرو ته دا وایم چي کمیټئ ته د هم ریفر شی خو کمیټئ نه مخکښي ستاسو رولنګ اوس پکار دے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ملک قاسم صاحب۔

<u>ملک قاسم خان خٹک:</u> سر، ممبر صاحب خلیفه ګل نواز هسپتال کښي د کرک خبره وکړه چي دلته د کرک خلق بهرتی دی۔ زه دا پوښتنه د منسټر صاحب نه کوم او ورسره ورسره دا وضاحت کوم ټولي اسمبلئ ته چي دا د جنوبی اضلاع هسپتال دے او دیکښي د کرک حق دے ، د لکی مروت حق دے ، د بنوں حق دے ، د ټانک حق دے ، د ډیره اسماعیل خان هم حق دے خو چي دا کوم د کلاس فور د بهرتئ او د ایمپلائمنټ ایکسچینج خبره کوی نو کرک کښي دا واضحه کوم چي باقاعده

ایمپلائمنټ ایکسچینج شته او باقاعده دا پوستونه ریفر شوی دی۔ دیکښي څه داسي قیصه نشته دے چي د کرک خلق Illegal بهرتی دی، کرک کښي میرټ دے، د کرک خلق قابل دی، هلته په انټرویو کښي شامل شوی دی او ما ته ضرور پته ده چي هغه د ټولي جنوبی اضلاع هسپتال دے او دغه کښي لکی سره زیاتے شوے دے او کرک سره زیاتے شوے دے، اوس هم د لکی مروت او د کرک کوټه په بنوں هسپتال کښي پاتے ده، خلیفه گل نواز کښي او دا چي نور څومره کیږی، مونږ وایو چي د کرک کوټه او د لکی کوټه دا د پوره کړی، بنوں کښي خو تیره سو خلق بهرتی دی، هغه د چا په Recommendation بهرتی دی؟ تهینک یو۔

<u>جناب عدنان خان:</u> جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> میاں نثار گل صاحب۔

<u>میاں نثار گل کاکاخیل (وزیر جیلخانہ جات):</u> شکریہ۔جناب سپیکر، عدنان خان وزیر کے تحفظات اپنی جگہ پہ کیونکہ وہ یہاں کے ایم پی اے ہیں اور بنوں سے Belong کرتے ہیں لیکن کرک میرے خیال میں پورے خیبر پختونخوا کو تیل اور گیس بھی دے رہا ہے، اس پہ بھی سوچا جائے تو کچھ کلاس فور بنوں میں بھرتی ہو گئے ہیں تو کرک کی جو گیس ہے، وہ پورا خیبر پختونخوا استعمال کر رہا ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جناب بیرسٹر ارشد عبداللہ صاحب۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> آنریبل سپیکر صاحب، که یو سیکنډ مو ماله راکړو۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جناب ثاقب اللہ خان چمکنی۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> سر دیکښي یو Reminder زه ورکوم، د دي ایوان ملګرو ته هم او تاسو ته هم چي په دي کلاس فور باندي دوه، دري ځله ډسکشن شوے دے، په دیکښي د ایګریکلچر یونیورسټی پشاور کیس هم مخکښي شوے وو، هغه تاسو کمیټۍ ته ورکړے وو او کمیټۍ پري Decision کړے وو او بیا دي اسمبلۍ هغه Adopt کړے هم دے جی۔ بعضي ورکښي شخړي دی، بعضي کښي ایشورنسسز ملاؤ شوی دی، په یونیورسټیانو کښي هم کلاس فور ډسټرکټ کیډر دی او چي ډسټرکټ کیډر دی جی نو داسي فیصله، رولنګ ورکړئ چي کوم مخکښي Discrimination نه وی، دا نه چي ایګریکلچر یونیورسټۍ د پاره کومه فیصله مونږ او زمونږ کمیټۍ کړي ده، هغه بیله وی او بیا خلیفه گل نواز هسپتال د

پاره بیله وی۔ سر دیکښي رولنګ د اسمبلۍ هم دے ، Judgments دی او هغه Judgment references مونږ په دي باندي ورکړی دی چي کلاس فور ډسټرکټ کیډر دی او هغي نه بهر نه شی کیدي۔ ډیره مهرباني۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ثاقب الله خان! هغي کښي تاسو څه فیصله کړي وه ؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: دا چیئرمین صاحب نن نه دے ناست، چیئرمین صاحب نه دے ناست، هغي کښي بیا یو سب کمیټی جوړ شوي وه او بیا هغي کښي دا فیصله شوي وه چي کلاس فور څومره دی، هغه ایګریکلچر یونیورسټۍ په هغي کښي چي کوم دغه وو، هغه به هم پیښور نه ټول کیږی او هغي کښي چي کوم زاړه شوی وو، زاړه چي کوم شوی وو، هغه زړو د پاره ئے دا کړی وو چي هغه به هلته کرک کښي یو یونیورسټی او اوس کیمپس جوړیږی لګیا دے ، هلته به ټول ټرانسفر شی، لکی مروت کښي او په دغه کښي دلته د سب کمیټۍ چیئرمین صاحب هم ناست دے او هغوی که هم ورباندي خبره کوی، او به کړی خو دیکښي بیا د هزاره یونیورسټۍ په کیس کښي دلته زمونږ آنریبل منسټر فار انفارمیشن په دي باندي په هاؤس کښي دا کړے وو چي کوشش به کوؤ چي څومره زاړه کارونه شوی وی، هغه به مونږ ټهیک کړو او مخکښي چي څومره دی، دا چي بیا او نه شی۔ دا تاسو ورکښي اووایئ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عالمگیر خلیل صاحب۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: شکریه۔ جناب سپیکر صاحب، څنګه چي ثاقب الله خان چمکنی صاحب اووئیل، په دي باندي دوه، دري میټنګونه اوشو، بیا پکښي سب کمیټی جوړه شوه۔ په ایګریکلچر یونیورسټۍ کښي څه بیالیس که بتیس کسان د لکی مروت دی، ستائیس د چارسدے دی، څه More than 30 پکښي د مردان دی، په هغي باندي خیر بیا فیصله دا اوشوه، وی سی صاحب دا اووئیل چي زه به او دا کوم کسان چي ما دلته بهرتی کړی دی، دا به سب کیمپس کهلاویږی، هغي ته ئے استوم خو سپیکر صاحب، خبره دا ده چي دا فیصلي اوشی نو عمل پري نه کیږی۔ ستاسو خپل کوئسچن په هیلتھ باندي پروت دے ، زما خیال دے چي نهه میاشتي کیږی، د راولپنډۍ نه سردار علی پنجابے راوستے دے او دلته ئے په هسپتال کښي بهرتی کړے دے ، د پنجاب او د راولپنډۍ شناختی کارډ والا ،

ستا سو خپل کوئسچن دے ، د هغې څه علاج اوشو؟ دلته یو باچا ګردی شروع ده، لسټ لاړ شی او ورته وائی چې دا دلته بھرتی کړه او دا سپیشل سیکرټری راستولے دے او دا هیډ سیکرټری راستولے دے (تالیاں) دا فلانکی سیکرټری راستولے دے او منسټر صاحب خو قرآن خوړلے دے چې اسمبلۍ ته به راځم نه، منسټر صاحب خو پیدا کولے نه شئ، دلته یو باچا ګردی شروع ده او په کے ټی ایچ کښې هغه بله ورځ نهه سیټونه بھرتی کیدل او د منسټر صاحب د کور نه ورله لسټ راغلے دے (تالیاں) سپیکر صاحب، ماته لږ غوږ کیږده کنه (قہقہے) نو سپیکر صاحب، دا یو کوئسچن خو زما او ستاسو Combined پروت وو، زما خیال دے د هغه هسپتال د کلاس فور والا دلته یو غټه لانجه جوړه ده، ایم ایس له چې ورشی، که چیف ایګزیکټیو له ورشی، که ډی جی له ورشی نو ورته وائی چې ماته سیکرټری صاحب لسټ راستولے دے او ماته سپیشل سیکرټری لسټ راستولے دے۔ یو خو زه دا وایم چې په هیلتھ کښې سپیشل سیکرټری د کوم ځائے نه راغلو؟ دا سپیشل سیکرټری چې کوم دلته شاته ناست دے نو خفه کیږی د نه دے هلته په وارډ کښې پروفیسر هم دے او دلته سپیشل سیکرټری هم (تالیاں) دے-----

<u>*بیرسٹرارشد عبداللہ(وزیرقانون)*</u>: جناب سپیکر صاحب!

<u>*جناب محمد عالمگیر خلیل*</u>: ارشد خان! ما لږ واوره خیر دے نو بیا خبرې کوه، لږ ما واوره معافی غواړم۔ (قہقہے) دے سپیشل سیکرټری هم دے او هلته د وارډ انچارج هم دے ، ورله قسم ورکړئ چې وایه په دې دوه میاشتو کښې تا چرته مریض کتلے دے؟ بیا قانون دا دے چې کوم سړے په دې پوسټ کښینی نو هغه د ایم سی ممبر کیدے نه شی، د کے ټی ایچ په مینجمنټ کونسل کښې زه یم او دے هم پکښې ناست وی نو یو باچا ګردی شروع ده۔ د سپیشل سیکرټری څه کار دے؟ د سپیشل سیکرټری دا کار دے ، د ده صرف دا ډیوټی ده چې بس دلته بھرتی وکړه او لسټ راوړه او هلته هغه رااوغوړه، تا لرې کوم ګورے او ته دا وکړه او تا لرې کوم، دا وکړه، دا یو باچا ګردی شروع ده۔ (تالیاں) پاکه خبره درته کوؤ جی، دغه حال د انجنیئرنګ یونیورسټئ هم دے ، دغه حال د ایګریکلچر یونیورسټئ هم دے

نو دا لږه زما اندازه ده، دا تاسو ته ما وئیلی وو چي ستاسو خپل کوئسچن پروت دے او چي ستاسو خبره نه شی اوریدي نو وړومبئ دا اوګورئ چي آیا کوم ډاکټر هلته په وارډ کښي پروفیسر وی، د هغه وارډ مریض په آئی سی یو کښي او سی سی یو او په آئی سی یو کښي پروت وی او په میاشت دري کښي هغه د خپل مریض تپوس نه کوی نو د دي څه تپوس شته او که دا باچا ګردی ده، دا د ایم سی باچا ګردی خو خود ده، د هغه وارډ مریض په آئی سی یو کښي وو، زما پیژندګلو وو او دا ډاکټر ورله نه دے راغلے، آیا دا قانون اجازت ورکوی، زمونږ لاء منسټر صاحب به د دي وضاحت اوکړی چي یو سړے د وارډ پروفیسر هم وی، په هسپتال کښي او هغه د سپیشل سیکرټری هم وی او هغه د ایم سی هم وی-----

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب عالمګیر خان! دا خبري تاسو چا ته کوئ؟

Mr. Deputy Speaker: Please Munawar Khan, please.

جناب محمد عالمگیر خلیل: زه ئے هر چا ته وایم، تا ته ئے هم وایم او بل ته ئے هم وایم او ځان ته ئے هم وایم-----

جناب ڈپٹی سپیکر: ټهیک شوه۔ عالمګیر خان! ډیره مننه، ډیره مننه۔ ارشد عبدالله صاحب، پلیز۔

وزیر قانون: ډیره مننه جی۔ دا نن خو عدنان وزیر صاحب په ډیر ښکلي طریقي سره خپل کوئسچن Argue کړو۔ زما خو Initially دا خیال وو چي یره دا به کمیټئ ته مونږ نه دغه کوؤ خو دوئ ډیر څه داسي پوائنټس پکښي راواوښکل، بهرحال د ډیپارټمنټ د اړخ نه به دا یو Reply ورته اووایو یا د هغوی چي کوم Comments دی، هغه دا دی چي یره یو خو دا تاثر او بعضي انسټی ټیوشنز چي کوم دی، د هغي Perspective، د هغي Status پراونشنل دے، اوس لکه زمونږ دلته ایل آر ایچ دے یا دا نور غټ Teaching Tertiary Hospitals یا زمونږ کے ایم سی ده، خیبر میډیکل کالج دے، دیکښي چي کومي بهرتئ ټولي صوبي نه کیږی، دغه شان په ایبټ آباد کښي داسي خبره اوچته شوي وه چي یره دلته ولي د لاندي ضلعو خلق راغلی دی؟ نو یو خو دا تاثر، لکه دا خو بیا هم د سدرن ډسټرکټس خلق پکښي شوی دی، د خواؤ شاه خلق دی، لکه دومره دغه نه دے پکار، لکه دا غټ انسټی ټیوشنز دی، پراونشل انسټی ټیوشنز دی، دیکښي به د ټولي صوبي نه

خلق راځی، داسي په دي پیښور کښي بلا انسټټیوشنز دی خو بهرحال یو جامع پالیسی چي څنګه مخکښي پکښي شوي وه نو دغه شان که راشی نو مونږ ته څه اعتراض نشته۔ باقی سپیشل سیکرټری حوالي سره خصوصاً یو خبره اوشوه، چونکه فلور باندي خو هغه خپل جواب نشی کولي، زما خیال دے چي دا خبره به زه په ډیر ادب سره وکړم چي یره نه دی پکار ځکه چي دا افسر سړے پخپله جواب نشی کولي، بله خبره دا ده، د کوم پروفیسر چي دا پوسټ دے نو دا د ده Permanent Post دے او دے دلته کښي As additional charge په یو بل پوسټ، دلته بلا افسران دی، زه دغه کول نه غواړم خو لکه ایډیشنل چارج شته، په هر ځائے کښي چي کمے وی او Competent افسر وی، هغه له خامخا خپل منسټر یا خپل سیکرټری ایډیشنل چارج ورله ورکړی او دي طریقي سره هیلتھ ډیپارټمنټ روان دے او ښه ټھیک ټھاک روان دے، کارکردګی ئے ښه ده او دا چي کوم سپیشل سیکرټری صاحب دے، ښه Reputation ئے دے، ښه کورنئ نه راغلے دے، داسي څه Scandalize شوے نه دے، څه بل داسي الزامات پري نشته او دا پوسټنګز / ټرانسفرز څوک نه کوی، مونږ ټول ایم پی اے ګان صاحبان پخپله سحر ماښام پوسټنګز / ټرانسفرز پسي ګرځو، بهرتو پسي ګرځو نو که د منسټر غلطی وی نو سیکرټری ته دغه نه دی کول پکار او باقی زما په خیال مونږ ته پري څه اعتراض نشته که داکمیټئ ته ځی نو مونږ ته پري څه اعتراض نشته۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 32, asked by the honorable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the Committee concerned. The honorable Chairman of the Committee concerned. is advised to convene the meeting of the Committee within two days and the report be submitted in the House during this Session positively. Munawar Khan, please.

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو، سر۔اس سلسلے میں میرا یہ کوسچن ہے کہ ای ڈی او ایجوکیشن، کئی اپنے بیٹے کو Deceased sons میں بھرتی کرتا ہے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ دوسرے سوال میں پھر آپ اس کے بارے میں کہہ سکتے ہیں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: نہیں سر، وہ خود ای ڈی او بھی ہے اور Deceased بھی ہے اور اپنے بیٹے کو بھرتی بھی کرتا ہے تو میں کہتا ہوں کہ اگر اس قسم کی Violation کرتے ہیں۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Muhammad Ali Khan, Question No. 41.

* 41 _ جناب محمد علی خان: کیا وزیر داخلہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تحصیل چارسدہ میں سب جیل اب ڈسٹرکٹ جیل ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس جیل میں توسیع نہیں کی گئی اور موجودہ وقت میں ناکافی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کیا صوبائی حکومت ضرورت کے مطابق دوسرا جیل تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

میاں نثار گل کاکاخیل (وزیر جیلخانہ جات): (الف) ضلع چارسدہ میں صرف ایک سب جیل قائم ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) حکومت کا فی الحال ضلع چارسدہ میں نیا جیل بنانے کا کوئی پروگرام نہیں ہے تاہم سنٹرل جیل پشاور کی از سر نو تعمیر اور نیا سنٹرل جیل مردان (جو کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام سال 12-2011 میں شامل ہے) کی تعمیر کی تکمیل پر ضلع چارسدہ کے قیدیوں کو نئے سنٹرل جیل پشاور یا مردان میں آسانی کے ساتھ رکھا جا سکے گا۔

Mr Deputy Speaker: Muhammad Ali Khan, any supplementary question?

جناب محمد علی خان: دوئ دا جواب راکړے دے، ما تپوس د چارسدي د جیل کړے وو۔ دا جیل سن 1915ء کښې جوړ شوے دے، دا سب جیل وو او مخکښې کله چې تحصیل چارسده وه نو په 1915 کښې دا Judicial Lock up یا جیل هر څه چې ورته وایئ نو دا جوړ شوے دے او تر اوسه پورې دا هم هغه حالات کښې دے نو تاسو خپله سوچ اوکړئ چې 1915 کښې به څومره حوالاتیان وو یا اوس به څومره وی؟ دا د 120 کسانو د پاره جوړ شوے دے او دلته کښې کم از کم د 300 نه Above چار سو، پانچ سو او چھ سو قیدیان او حوالاتیان پراته وی، هیڅ سهولت نشته دے۔ دوئ دا جواب راکړے دے چې مونږ سره څه پروګرام نشته، کله چې د سنټرل جیل پشاور او مردان په اے ډی پی کښې شامل دی، هغې نه پس به د

چارسدي قيديان يا سنټرل جيل پيښور يا مردان ته اسانئ سره بوځو نو زه دا وايم چي پيښور کښي خو جيل جوړ شو، پکار ده او پيښور خو د سر تاج دے، مردان کښي خو خير دے نن سبا هر څه، مردان خاني ده، مردان کښي به وی خو د چارسدي جيل ولي اوړی۔ د چارسدي قيديان به ځی پيښور ته يا مردان ته، چارسده ډسټرکټ دے، ضلع ده نو پکار ده چي هغه قيديانو د پاره هلته جيل جوړ کړی، مونږه هلته هم څه دا نه وايو چي مونږ له د ډير ښکلي ښکلي بلډنګونه جوړ کړی، کم از کم اوس هلته کښي جدا دوه، دري بيرکس جوړ کړی چي قيديانو ته لږ سهولت ملاؤ شی او هلته هغوی ته د خوراک ډير زيات تکليف دے، نظام ډير ټهيک نه دے نو دا خبره چي دوئ کړي ده، دوئ سره ستاسو په وساطت شوي ده، منسټر صاحب ته ريکويسټ کوم چي دي راروان کال کښي کم از کم د چارسدي د جيل څه حصه اوکړی او که مونږ ډير هم دغه کوؤ، چارسده کښي خو حکومت وائی او د چارسدي داسي وئيلی کيږی۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Mian Nisar Gul Sahib, Minister concerned please, Mian Sahib please.

میاں نثار گل کاکاخیل (وزیر جیلخانہ جات): شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، جس طرح وہ ضمنی سوال کرنا چاہتا ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب نلوٹھا صاحب۔ جناب اورنگزیب صاحب۔ اورنگزیب صاحب کا مائیک آن کریں، پلیز۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: تھینک یو، جی۔ جناب سپیکر صاحب، ڈسٹرکٹ جیل ایبٹ آباد کی بلڈنگ کوئی پانچ سال پہلے گرائی گئی تھی اور اس کو از سر نو بنانے کیلئے ایبٹ آباد کے تمام قیدیوں کو مانسہرہ یا ہری پور منتقل کیا جاتا ہے۔ لوگوں کو بڑی تکلیف اور پریشانی ہے اور اب تک اس جیل کا کوئی پچیس پرسنٹ کام نہیں ہوا ہے، تو میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کب تک اس بلڈنگ کو آپ مکمل کر لیں گے اور اس پر کتنا پیریڈ لگے گا؟ جلد از جلد آپ اگر مکمل کر دیں گے تو لوگوں کو اسکا فائدہ ہوگا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب، پلیز۔

وزیر جیلخانہ جات: جناب سپیکر، ہمارے بھائی محمد علی خان صاحب نے چارسدہ جیل کے متعلق جو سوال اٹھایا ہے اور ساتھ ساتھ محکمے نے جواب بھی دیا ہے کہ ہم نے مردان میں سنٹرل جیل بنا دیا ہے تو انشاء اللہ

تعالیٰ دو تین مہینوں کے بعد اس میں تقریباً تین چار ہزار کی تعداد میں Prisoners آئیں گے، اس وجہ سے کہ مردان اور چارسدہ ساتھ ساتھ نزدیک ہیں لیکن ہماری صوبائی حکومت نے دو تین مہینوں میں ڈگر جیل کو بھی ڈسٹرکٹ جیل بنالیا، لکی کو بھی بنالیا، کرک کو بھی بنالیا، انشاء اللہ تعالیٰ میں کوشش کرونگا اور میں خود چارسدہ جیل گیا ہوں، Visit بھی میں نے کیا ہے، جگہ تنگ ہے اور میں کوشش کرونگا کہ اس سال جس طرح بھی ہو، وزیر اعلیٰ صاحب سے بات کریں گے، چارسدہ کو بھی ہم Consider کر لیں گے اور دوسری بات ایبٹ آباد جیل کے متعلق ہمارے بھائی نے کہی، یہ 2005 کے زلزلے میں Demolish ہوا تھا، میں خود دو دفعہ Visit بھی کر چکا ہوں لیکن یہ ERRA والے بنا رہے ہیں، وہی بات ہے جو عاقل شاہ صاحب نے کہا کہ ERRA کے ساتھ ہم ایک میٹنگ بھی کر چکے ہیں، لکھ بھی چکے ہیں، کام کافی Slow ہے بلکہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ نے انکو نوٹس بھی دیا ہے کہ اگر آپ لوگ اپنے وقت پہ کام مکمل نہیں کر سکتے، چونکہ ایبٹ آباد کے قیدیوں کو بہت تکلیف ہے، وہ تو ابھی تک مانسہرہ میں ہیں اور کچھ ہری پور میں ہیں، میں پھر بھی وعدہ کرتا ہوں کہ ہم انکے ساتھ ایک میٹنگ کر لیں گے کہ جتنا جلد ہو ایبٹ آباد جیل بن جائے لیکن وہ ذمہ داری ERRA والوں کی ہے۔ تھینک یو، سر۔

Mr. Deputy Speaker: Next Question, Janab Muhammad Ali Khan, the honorable MPA Sahib, Question number please?

Mr. Muhammad Ali Khan: Question No. 43.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

* 43 _ جناب محمد علی خان: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) MNCH Program کے ملازمین کو ملازمت سے فارغ کر دیا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ پروگرام کے ملازمین کی تعداد، گریڈ اور بھرتی ہونے کی تاریخ بتائی جائے، نیز ان ملازمین کو دوسرے محکموں میں کیوں نہیں ایڈجسٹ کیا گیا، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) MNCH Program کی ملازمت سے فارغ شدہ ملازمین کی تعداد، گریڈ اور بھرتی ہونے کی تاریخ کی تفصیل فراہم شدہ لسٹوں میں دی گئی ہے، نیز ان ملازمین کو دوسرے محکموں میں اسلئے نہیں ایڈجسٹ کیا گیا کیونکہ یہ پراجیکٹ کے ملازمین تھے اور ان کیلئے کوئی سرپلس پول نہیں تھا، جیسا کہ

ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ پشاور کے لیٹر نمبر 1-02/SPO-iii MNCH/2011-12 Dated 08 10 2011 میں ذکر کیا گیا ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Any supplementary question?

جناب محمد علی خان: په دیکښي جناب سپیکر صاحب، مخکښي سټېنډنګ کمیټۍ ډیر میټنګونه کړی دی، یو کمیټی مو جوړه کړے وه او ډاکټرانو ډیر زیات محنت کړے وو او رپورټ ئے تیار کړے وو، سټېنډنګ کمیټۍ ته هغه راغلو، هغوی دغه کړو، بیا د Legal advisor سره پري زمونږه خبري اتري اوشوي، هغوی اووئیل چي دا ټهیک ده، بیا ئے دا اووئیل چي دیکښي مونږ دغه کوؤ چي بیا هائی کورټ یا عدالت ته لاړ نشی، رپورټ هغه چي غائب شو نو ورپسي غائب دے۔ په دیکښي زه دا وایم، دا خبره ما وکړه او دوئ چي دا کوم جواب راکړے دے، ستاسو دیکښي ډیرے زیاتي خبري دی۔ لکه تاسو وګورئ چي دیکښي غونډ 120 ډرائیوران دوئ لري کړی دی، Terminate کړي ئے دی نو دا تپوس کوؤ چي دا 120 ډرائیوران چرته وو، دا دوئ ډیوټی چرته کړي ده؟ دا صرف په کورونو کښي وو خو بهرتی شوی وو، تنخواګاني هر چا چه اغستي دی خو کار ئے نه دے کړے۔ داسي LHVs دی، په دیکښي مختلف دغه دی، موقع باندي ډیري د کار خبري دی۔ زه ریکویسټ کوم چي دا کمیټۍ ته اولیږئ چي په دي باندي دغه اوکړی، په دیکښي دوئ خپله دا منی چي دا Irregular بهرتیاني شوی دی۔ دوئ خپل دي ځائے کښي په رپورټ کښي دا منی او بیا ئے دا Terminate کړی دی نو پکار ده چي د دوئ خو پوره دغه اوشی او اسمبلۍ ته چي رپورټ راشی او دوئ ته څه دغه ملاؤ شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب لاء منسٹر، بیرسٹر ارشد عبداللہ صاحب پلیز۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): مهربانی جی۔ داسے ده جی، په دیکښي Reasons لیکلی شوی دی چي یره دا کوم خلق فارغ شوی دی نو ولي فارغ شوی دی؟ ډیر داسي خلق وو، ډیر داسي پوسټونه وو چي هغه په پی سی ون کښي Reflected نه وو او هغه خلق بهرتی شوی وو۔ بیا داسي پوسټونه وو چي کوم پکښي Contingency based پوسټونه وو، هغه ختم شوی دی۔ د هغي نه علاوه داسي خلق وو چي هغه Proper advertisement ئے نه دے شوے یا چي کوم د Job د

پاره Criteria وه، هغه نه وه Follow شوي نو لهذا هغه ټول خلق لري شوی دی او چي چا اغستی وو، هغه خلق اوس نشته نو زما په خيال څه فائده ئے نشته جی، ډيپارټمنټ Proper کار کړے دے او په سوؤنو خلق ئے د دي MNCH نه لري کړل چي کوم صحيح طريقي سره بهرتی شوی نه وو نو زما په خيال دا به کافی وی او زه به دا ريکويسټ وکړم دوئ ته چي يره دا کميټئ ته ريفر نشی او نور د دوئ که څه تحفظات وی، څه بل څه خبره وی نو زمونږ سپيشل سيکرټری صاحب ناست دے، هغه به دوئ ته تسلی ورکړی او که نور څه وی نو هغه ټولي خبري به خپلو کښني وکړو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محمد علی خان، پلیز۔

جناب محمد علی خان: چي دوئ خپله منی نو بهرتئ شوي دی او بيا ئے لري کړل نو په ديکښني Irregularities شوي دی نو بيا ولي؟ بيا خو ئے اوليږئ کميټئ ته کنه جی، کميټئ ته ئے اوليږئ۔ دوئ په کروړنو روپئ تنخوا اغسته، اربونه روپئ جی، د څو اربو روپو دغه پراجکيټ دے، دا تنخواګاني ئے اغستي دی۔ اوس چي دوئ تنخوا اغستي ده، په کورونو کښني ئے اغستي ده، چا واغستي او ديکښني به شايد يو نوم وی، هغه ته به تنخوا نه وی ملاؤ شوي، هغه به تري خبر هم نه وی نو دا هم کميټئ ته جی، زه منسټر صاحب ته ريکويسټ کوم چي ديکښني دا مه کوئ چي ديکښني لږ دا هر څه ښکاره شی، دا کميټئ ته اوليږئ۔۔۔۔

وزیر قانون: يره جی، ديکښني به بيا د ګورنمنټ دا Stance وی چي يره مونږ نه ده دغه کړي۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسټر صاحب! دا دوئ وائی چي هغه سيکرټری صاحب شته چي د بريک ټائم کښني کښينی۔

جناب محمد علی خان: نه جی، دا سيکرټری صاحب، ماته څه وائی، دي وخت کښني دا خو يو دوه کسان نه دی، دا لسټ تاسو وګورئ، دا 120 دی، شپيته، اتيا LHVs دی، سټور کيپرز دی او خبره د کروړونو اربونو روپو ده نو لهذا دوئ خبره ماته څنګه په لس منټه کښني کوی؟

وزیر قانون: دا خلق Lay off شوی دی جی، نو څه فائده به تري جوړیږی، هسي کمیټی به-----

جناب محمد علی خان: دا چا چي غیر قانونی کار کړے دے، هغوی ته به سزا ملاؤ شی کنه----

وزیر قانون: که ووټنګ را سره کوئ، ووټنګ را سره وکړئ خو بیا هم درته ګزارش کوم چي یره دغه مه کوئ، خیر دے بس څه چي وی نو هغه به ډیپارټمنټ تاسو سره Cooperation وکړی----

جناب محمد علی خان: نو جی، کمیټۍ کښي پري څه دغه دے، کمیټۍ کښي به لکه پوائنټ آؤټ شی چي چا دغه کړے دے؟

وزیر قانون: بیا ووټنګ پري وکړئ جی-----

جناب محمد علی خان: منسټر صاحب، تاسو ته ریکویسټ کوم چي دیکښي دغه مه کوئ، دا د صوبې د مفاد و خبره ده، دیکښي خو زمونږ څه ذاتی دغه نشته----

جناب ڈپٹی سپیکر: د هاؤس نه تپوس وکړو؟

جناب محمد علی خان: د ایم این سی ایچ والا-----

جناب ڈپٹی سپیکر: محمد علی خان! سیکرټری صاحب سره کښینئ۔

جناب محمد علی خان: بس جی بشیر بلور صاحب پکښي څه وائی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محمد علی خان۔

جناب محمد علی خان: نه جی، هغه تپوس وکړه، مونږ ته رزلټ معلوم دے او ښکاره خبره ده----

جناب بشیر احمد بلور {سینئر وزیر (بلدیات)}: ما ته یو منټ را کړئ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بشیر بلور صاحب، پلیز۔

سینئر وزیر (بلدیات): زه خبره کوم، تاسو څه وئیلی دی؟ زه خو نه وومه، زه تاسو ته دا ریکویسټ کوم چي تاسو او مونږ به کښینو چي څه پرابلم وی نو انشاء اللہ حل به ئے کړو۔ بس زه تاسو ته وایم کنه، کښیینو----

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر صاحب، اوس به کښېنو۔

سینیئر وزیر (بلدیات): اوس به کښېنو، دي نه پس به هغه خبره وکړو چي څه پرابلم وی نو هغه به حل کړو۔ بس مهربانی وکړئ او د کمیټۍ ضرورت نشته، مونږ پخپله به کښېنو۔۔۔۔۔

جناب محمد علی خان: دا کله، ارشد عبدالله خان! کله؟

سینیئر وزیر (بلدیات): بس نن کښېنو خو دا کمیټۍ ته نه لیږو۔

Mr. Speaker: Thank you very much. Now the Questions` Hour is over.

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب محمد جاوید عباسی صاحب، ایم پی اے 07/05/2012 کیلئے; جناب محمد انور خان، ایم پی اے 07/05/2012 کیلئے; جناب ڈاکٹر حیدر علی، ایم پی اے 07/05/2012 تا 09/05/2012; محمد اکرم خان درانی صاحب 07/05/2012 کیلئے; محترمہ نرگس سمین صاحبہ 07/05/2012 کیلئے; جناب ثناءاللہ خان میانخیل 07/05/2012 کیلئے; جناب ارباب محمد ایوب جان صاحب 07/05/2012 کیلئے; محترمہ ستارہ ایاز صاحبہ 07/5/2012 کیلئے; محترمہ ساجدہ تبسم صاحبہ 07/05/2012 کیلئے; جناب سردار حسین بابک صاحب، وزیر تعلیم پورے اجلاس کیلئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: Leave is granted.

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر صاحب، زما سوالونه خو پاتي شو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دا پاتي شو، ټائم ختم شو، د دي یوه ګھنټه وی۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 7. 'Call Attention Notices': Mst. Saeeda Batool Nasir, honourable MPA, to please move her call attention notice No, 718 in the House. Mst. Saeeda Batool Sahiba, please.

Mst. Saeeda Batool Nasir: Thank you, Mr. Speaker. I would like to draw the attention of the House to an important matter that the

elders of village sayed Alian District D.I.Khan had given 60 kanal of land to the Health Department, Government of Khyber Pakhtunkhwa several years ago. The Health Department has been trying its best to construct Health facilities in this land on the demand of people of this area. However, due to lack of funds no project was materialized and land remained open unutilized for several years. Now on the basis of political influence qabza mafia group and person having criminal record from the other village are forcefully trying to have control of this land illegally. The Health Department may please be asked that why this land of the Government has been kept open for several years and now qabza mafia is going to take over this land for personal business and what action Health Department is taking to control this combined land of the villagers belonging to Government of Khyber Pakhtunkhwa.

جناب سپیکر صاحب، چار سال پہلے ہمارے ایریا کے جوای ڈی او تھے، شاہجہان صاحب، توانہوں نے مجھے بتایااور جب میں نے یہاں پر اپنے ایریا میں Visit کیا توانہوں نے مجھے بتایا کہ یہاں پر جو زمین ہے جو کہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی زمین ہے چونکہ پرابلم یہ تھا کہ وہاں پر جو کوٹ جائی ہسپتال تھا، اس میں ویمن اینڈ چلڈرن کوئی سنٹر نہیں تھا تو خواتین کو بہت پرابلم ہوتا تھا، پرائیویٹ وہاں پر جو لوگ پیسہ دے سکتے تھے تو وہ میٹر نٹی کیس میں علاج کرا سکتے تھے لیکن جو نہیں کروا سکتے تھے توان کی ڈی آئی خان جاتے جاتے Death ہو جاتی تو ہم نے سوچا کہ یہاں پر ایک زچہ بچہ سنٹر ہونا چاہیئے اور اس پر بہت کام کیا جو شاہجہان صاحب نے فزیبیلٹی رپورٹ بھی بنائی توانہوں نے ہمارے ساتھ بہت تعاون کیا لیکن عین ٹائم پر ان کی ٹرانسفر کر دی گئی اور پھر جو لینڈ جس کا میں نے ذکر کیا ہے، یہ اسی طرح رہی۔ کیونکہ وہ گاؤں کا ایک غریب شخص تھا، لوگوں نے بھی چھوڑ دیا کہ چلو یہ اس وقت اپنا کمار ہا ہے تو Meantime پر، جس طرح میں نے ذکر کیا، جو قبضہ مافیا ہے، دوسرے گاؤں سے اس کا تعلق ہے توانہوں نے اس کو پانچ لاکھ روپے دے کر وہ زمین لے لی۔ چونکہ زمین سرکاری ہے، یہ ہمیں بھی آفر ہوئی تھی، اس آدمی نے ہمیں کہا تھا کہ آپ دو لاکھ روپے دے دیں لیکن ہم نے کہا کہ نہیں اس پر چلڈرن ہسپتال بننا چاہیئے اور میں نے اپنے فنڈ سے بیس لاکھ روپے چلڈرن اینڈ ویمن کیئر سنٹر کیلئے دیئے ہیں تو ابھی ہم نے دیکھا کہ وہاں کچھ چار دیواری اور کنسٹرکشن ہونے لگی تو پھر اس پر ہم نے کورٹ میں ایکشن کیا تو میں اس ایوان کی توجہ اس اہم Matter پر چاہتی ہوں کہ یہ عوام کی ضرورت اور عوام کیلئے جو زمین ہے، یہ گورنمنٹ کی زمین ہے اور

عوام کے فائدے کیلئے اگر جو بھی قبضہ کرتے ہیں، اگر وہ یہی ہسپتال بناتے ہیں یا عوام کی بھلائی کیلئے کچھ بناتے ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: Okay، ٹھیک ہے۔ منسٹر صاحب، لاء منسٹر صاحب۔

<u>بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون)</u>: جی شکریہ۔ ایسا ہے کہ اس وقت ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی جو پالیسی ہے، وہ یہ ہے کہ جتنے بھی موجودہ ہمارے Tertiary Hospitals ہیں یا ڈسٹرکٹ میں جتنا بھی Apparatus ہے، ڈسٹرکٹ ہسپتال ہے یا ڈی ایچ کیوز یا بی ایچ یوز ہیں، موجودہ Facilities کو ہم Upgrade اور اسی طرح اپنے وسائل میں رہتے ہوئے Consolidate کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس وقت نئی facilities جو ہیں اور آئندہ انشاء اللہ بھی ہونگی لیکن اس وقت کوئی As such proposed نہیں ہیں لیکن اس کیلئے لوگوں نے قربانی دی ہے اور یہ Site انہوں نے Donate کیا ہے تو Definitely انشاء اللہ آنے والے دنوں میں اس کے اوپر ضرور کچھ نہ کچھ لوگوں کی خواہش کے مطابق بنے گا اور جہاں تک گورنمنٹ لینڈ کی پروٹیکشن کی ضمانت ہے تو وہ میں فلور آف دی ہاؤس پہ آپ کو یہ گارنٹی دیتا ہوں کہ انشاء اللہ گورنمنٹ کی ایک انچ زمین بھی کوئی قابو نہیں کر سکتا۔ اگر اس قسم کی کوئی کوشش کریگا تو انشاء اللہ .They will be all behind bar، گورنمنٹ کی زمین کوئی اس طرح زبردستی سے نہیں لے سکتا تو یہ آپ کے ساتھ Commitment ہے کہ انشاء اللہ زمین کی پروٹیکشن بھی ہم کرینگے اور آنے والے دنوں میں اس کیلئے کوئی Feasible plan بھی بنائینگے۔ تھینک یو۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Thank you. Mr. Israrullah Khan Gandapur, honourable MPA, to please his call attention notice No. 722 in the House. Mr. Israrullah Khan Gandapur Sahib.

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور</u>: تھینک یو، سر۔ جناب سپیکر، میں آپ کی وساطت سے اس ایوان کی توجہ اس اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ میرے حلقہ نیابت کے علاقہ درابن جو کہ تحصیل ہیڈ کوارٹر بھی ہے، وہاں پر مقامی پولیس اور عوام کے درمیان جگہ کے تنازعے پر معاملہ طول پکڑتا جا رہا ہے، جبکہ ٹی ایم اے درابن بھی اس تنازعے کی وجہ سے لاری اڈہ ٹیکس سے محروم ہو رہی ہے۔ اس سلسلہ میں مختصر بات کے بعد مناسب حل تجویز کیا جائے۔

سر، اس میں میری گزارش آنریبل سینیئر منسٹر صاحب سے اور لاء اینڈ پالیمنٹری آفیئرز کے جو منسٹر ہیں، چونکہ یہ ہوم کا اور لوکل گورنمنٹ کا بھی سبجیکٹ ہے، اس میں گزارش یہ ہے کہ وہاں پہ آپ کے

علم میں بھی ہوگا کہ ڈسٹرکٹ بورڈ جو تھا، وہ پرانے وقتوں میں پھاٹک بناتے تھے، اس پھاٹک کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ جو مال مویشی کسی فصل میں گزر جاتے تھے تو وہاں پہ ان کو ایک ٹائم کیلئے پابند کر دیتے تھے اور ایک طریقہ کار ہوتا تھا۔ ابھی یہ پولیس والے ہیں، وہ پھاٹک کی زمین کو، میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ Encroach کر رہے ہیں، انہوں نے وہاں پہ دیوار بھی کھڑی کر دی ہے اور پھر پھاٹک وہاں پر نہیں رہی تو لاری اڈہ وہاں پر Constitute ہو گیا اور وہاں پر تقریباً کوئی ڈھائی سے تین لاکھ درابن جو ہے، وہ Basically کیٹیگری بی کی ٹی ایم اے ہے اور جس کی Self generation پہلے بھی تھوڑی ہے تو اگر ان سے یہ فنکشن چلا جائے اور پولیس کے پاس چلا جائے تو وہ بیچارے بالکل اپنی تنخواہوں کا بوجھ ابھی بھی مشکل سے برداشت کر پاتے ہیں اور کچھ گورنمنٹ ان کو Assist کرتی ہے، لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ، تو میری یہ گزارش ہوگی کہ اگر کمشنر صاحب کو ہدایات دی جائیں کہ وہ TMO concerned اور ساتھ ہی پولیس کی جو اتھارٹی ہے، وہ آ جائیں اور ان کا کیس دیکھ لیں تاکہ اس مسئلے کا ایک منصفانہ حل نکل سکے اور منسٹر صاحب سے میری یہ گزارش ہوگی کہ اس فلور سے اگر پولیس کو ہدایات جاری کر دیں کہ جب تک کمشنر صاحب وہ میٹنگ Call نہیں کرتے تو وہ فی الحال کام وہاں پر روک دیں کیونکہ اگر ایک بار ان کی دیوار بن گئی تو پھر مسئلہ ہوگا۔ تھینک یو، سر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> لاء منسٹر صاحب، جناب بیرسٹر ارشد عبداللہ۔

<u>وزیر قانون:</u> ہاں، بالکل میں ان کے ساتھ Agree کرتا ہوں کہ کمشنر صاحب کو ہم ڈائریکشن دے دینگے کہ وہ کمیٹی بنائیں اور اس میں سارے Stakeholders کو اپنے ساتھ بٹھا کے اس مسئلے کا کوئی Sustainable solution نکالیں اور Till that time پولیس کے نمائندے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، ان کو ہم ہدایات دیتے ہیں کہ اسوقت تک اس میں آپ دیوار وغیرہ Construct نہیں کرینگے جب تک کمشنر صاحب کا کوئی فیصلہ نہ آ جائے۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> میں گورنمنٹ کا بھی مشکور ہوں اور آپ کا بھی کہ آپ نے ٹائم دیا۔

آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹس برائے سال 2010-11 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The honourable Minister for Law on behalf of honourable Minister Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please lay on the table of the House the following reports of Auditor General of Pakistan for the year 2010-11:

(a) Appropriation Accounts;

(b) Financial Statements;
(c) Audit report on accounts of Government of Khyber Pakhtunkhwa;
(d) Audit report on revenue receipts; and
(e) Audit report on Public Sector Enterprises.

Honourable Law Minister please.

Minister for Law: Thank you Mr. Speaker, I beg to lay before this august House the following reports of Auditor General of Pakistan for the year 2010-11 on behalf of Finance Minister Khyber Pakhtunkhwa:

(a) Appropriate accounts;
(b) Financial Statements;
(c) Revenue receipts;
(d) Public Sector Enterprises; and
(e) Audit report.

Thank you.

Mr. Deputy Speaker: The reports stand laid.

آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹس برائے سال 2010-11ء کا پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے سپرد کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Now, the honourable Minister for law on behalf of honourable Minister Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please move that the said reports may be referred to the Public Accounts Committee. Honourable Minister for law, please.

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I beg to move that the said reports may please be referred to the Public Accounts Committee. Thank you.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the said reports of Auditor General of Pakistan may be referred to the Public Accounts Committee? Those who are in favour of it may say ‘Aye’.and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The reports are referred to the Public Account Committee.

مجلس قائمہ برائے کھیل، سیاحت وآثار قدیمہ کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع

Mr. Deputy Speaker: Item No. 10: Ms. Shagufta Malik, honouable MPA, Chairperson Standing Committee No. 27 on Sports, Culture,

Tourism, Archeology and Youth Affairs, to please move for extension in period of presentation of report of the Committee under sub-rule (1) of rule 185 of the Rules of Procedure, 1988. Ms. Shagufta Malik, please.

Ms. Shagufta Malik: Thank you, Mr. Speaker. I beg to move under sub rule (1) of rule 185 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure & Conduct of Business Rules, 1988, that the time for presentation of report of the Standing Committee No. 27 on Sports, Culture, Tourism, Archeology and Youth Affairs Department may be extended till date and I may be allowed to present the report in the House.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the extension in period may be granted to the honourable Member, Chairperson of Standing Committee No. 27 on Sports, Culture, Tourism, Archeology and Youth Affairs? Those who are in favour of it may say 'Aye'.and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Extension in period is granted.

مجلس قائمہ برائے کھیل، سیاحت و آثار قدیمہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 11: Ms. Shagufta Malik, Honourable MPA, Chairperson Standing Committee No. 27 on Sports, Culture, Tourism, Archeology & Youth Affairs to please present before the House the report of the Committee. Ms.Shagufta Malik, please.

Ms. Shagufta Malik: I beg to present the report of the Standing Committee No. 27 on Sports, Culture, Tourism, Archeology and Youth Affairs Department in the House.

Mr. Deputy Speaker: It stands presented.

مجلس قائمہ برائے کھیل، سیاحت و آثار قدیمہ کی رپورٹ کا منظور کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 12. Ms. Shagufta Malik, honouable MPA, Chairperson Standing Committee No. 27 on Sports, Culture, Tourism, Archeology and Youth Affairs, to please move for adoption of the report of the Committee. Ms. Shagufta Malik, please.

Ms. Shagufta Malik: I beg to move that the report of the Standing Committee No. 27 on Sports, Culture, Tourism, Archeology and Youth Affairs Department may be adopted.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the report of the Standing Committee No. 27 on Sports, Culture, Tourism, Archeology and Youth Affairs may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’.and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it; the report is adopted.

مجلس قائمہ برائے محکمہ مال کی رپورٹ کا منظور کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 13: Mr. Fazl-e-Shakoor Khan, the honourable MPA, Chairman Standing Committee No. 22 on Revenue, to please move for adoption of the report of the Committee, already presented in the House on 20/02/2012. Mr. Fazl-e-Shakoor Khan, please.

Mr. Fazl-e-Shakoor Khan: Thank you, Sir. I beg to move that the report of the Standing Committee No. 22 on Revenue department, as presented in the House on 20th February 2012, may be adopted?

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the report of Standing Committee No. 22 on revenue may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’.and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it; the report is adopted.

قبائلی علاقاجات سے متعلق قرارداد

Mr. Deputy Speaker: Item No. 14: The Honourable Minister for Law, Khyber Pakhtunkhwa, to please move the resolution No. 711. Honourable Minister for law, please.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): ډیره مننه۔ سپیکر صاحب، ستاسو په اجازت دا ریزولیوشن Move کولو نه مخکښي یو دوه خبري به کوم جی۔ زه ټولو نه مخکښي خپل د فاټا Lawyers` Forum ټول ملګری، خپل زما ورونړه، Legal Fraternity ته خراج تحسین ورکوم چي یره نن که دي ملک کښي جمهوریت کښي استحکام دے او جمهوریت توانا روان دے ، دا د Lawyers` movement یو کامیابی ده۔ نن چي عدلیه Independent ده، دا ټول د دوئEfforts دی۔ ورسره ورسره زمونږ د ټولو سیاسی پارټو او د ملګرو مرسته، د فاټا حوالي سره ضروری خبره ده چي یره دي باندي مونږ سوچ او فکر وکړو چي دا ملک 1947 کښي چي جوړ شوے دے نو فاټا یو داسي ایریا مونږ پریښودي ده، اول

انګريزانو پريښودي وه چې د يو Buffer Zone په طور باندي دا استعماليده او د هغي نه پس زمونږ ملک کښي، دا به اووايم چې داسي يو سوچ شته چې يره دا فاټا ايريا ئے بغير، لکه هلته چې کوم زمونږ څومره Human rights دی، څومره Civil liberties دی، هغه Extend نه شو۔ جوړېشری لا نړه او يو داسي حالات کښي ئے پريښوده چې هلته ايف سی آر غوندي Draconian laws چې کوم دی، هغي باندي مونږ د غه خپل ورونړه، خوينډے Regulate کوؤ۔ چې يو کس غلطی وکړی نو ټول خاندان او ټول کلے ټوله علاقه چې کوم ده، هغه وتړلے شی او جرمانه کړے شی نو وخت راغلے دے چې دا ايشو به Address کول غواړی، وخت راغلے دے چې مونږ نن د فاټا ورونړو خويندو ته، بچو ته، د هغوی آئينی حقوق ورکړو، وخت راغلے دے چې يره مونږ نن د عدليے پروټيکشن دي خلقو له ورکړو، وخت راغلے دے چې يره نن مونږ دوئ د ايف سی آر غوندي Draconian law نه خلاص کړو۔ دغه حوالي سره ما خپل ټول هاؤس ته ريکويسټ هم کړے دے، ټولو ملګرو ته اوس هم ريکويسټ کوم چې يره دا کوم قرارداد زه راوړم چې دا مونږ نن په متفقه طور باندي پاس کړو او يو هم پکښي 'No' رانشی، ټول 'Yes' وی انشاءالله۔ دا زه بيا واضحه کوم چې يره دا مونږ صرف فيډرل ګورنمنټ ته، پارليمنټ ته Recommendation کوؤ۔ د دي د پاره د آئينی اصلاحاتو ضرورت دے، د دي د پاره امنډمنټس به راځی او د امنډمنټس د پاره به Definitely two third majority چې کومه ده، هغه به نيشنل اسمبلئ کښي هم Two third majority سره خو لکه اتفاق به پري راځی هله به پاس کيږی۔ سينټ کښي چې Two third majority وی نو هله به کيږی خو دا د فاټا د خلقو د پاره يو Ray of hope دے، It's a stepping stone، اولني قدم دے او زه دا وايم چې يره مونږه ټول په مينه او په خلوص باندي، په اتفاق باندي د فاټا ورونړو، خويندو سره نن د يکجهتئ اظهار وکړو او هغوی له د خپل حقوق حاصلولو کښي هيڅ قسمه تکليفات يا مشکلات پيدا نه کړو نو دا ريزوليوشن تاسو ته وړاندي کوم جی-----

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: هغه به پيش کيږی او بيا به خبري کيږی۔ ټهيک شوه، پليز۔

Minister for Law: The Provincial Assembly of Khyber Paktunkhwa through Provincial Government hereby recommends to the worthy President of Islamic Republic of Pakistan and Federal Government that in order to insure that the people of the Federally Administered Tribal Areas should fully enjoy the protection and equality, under and before the Law as inalienable right of every citizen under the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, the following measures may be adopted:

(i) To treat the FATA inhabitants at par with other citizens of Islamic Republic of Pakistan;

(ii) To delete Clause (7) of the Article 247 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, being violative of fundamental rights of the citizens of the area and to extend the jurisdiction of the Supreme Court and High Court to the said area;

(iii) To abolish the newly constituted FCR Tribunal and to establish a proper judicial forum;

(iv) The Parliament (Majlis-e-shoora) may enact laws for FATA and the people of FATA may also get representation in the Provincial Assembly.

دیکښي یو امنډمنټ، With the consent of the people of FATA دا زما ریزولیوش دے، دیکښي صلاح مشوري شوي دی، زمونږ ملګرو پکښي څه مشوري را کړي دی۔ دوئ د خپلي خبري وکړی پلیز۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سکندر شیرپاؤ صاحب، پلیز۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر! زه ستاسو ډیر مشکور یمه چي ما له مو یو ډیر اهم موضوع باندي د خبرو کولو موقع را کړه۔ زه د ارشد خان دا Efforts appreciate کومه، واقعی د فاټا خلقو سره دا پینځه شپیته کالو کښي ډیر زیاتے شوے دے بلکه زه به دي ته لاړ شم چي د پینځه شپیته کالو نه مخکښي هم چي کله د انګریزانو د وخت نه د دوئ چي کوم Rights وو، کوم ئے حق جوړیدو هغه هغوی ته نه دے ملاؤ شوے او د بیرونی قوتونو دي لوبو کښي د دغه ځائے خلق Suffer شوی دی او د هغوی د هغه ځائے Economy هم تباه شوي ده، د هغه ځائے هغه شان ډویلپمنټ نه دے شوے، د هغه ځائے د خلقو وینه توي شوي ده او یو سلسله رارروانه ده۔ جناب سپیکر، اوس موقع راغلي ده چي د فاټا باره کښي

یو فیصله کول ضروری دی او لازم دی۔ نن د ټولې دنیا Focus هم په فاټا باندې دے او دا وخت چې دے ، کوم د ماضی غلطئ دی چې د هغې نن ازاله اوشی او هغوی له صحیح معنو کښې هلته کښې ریفارمز اوشی او هغوی ته هغه حق چې هغه نور کوم پاکستانیانو ته حاصل دے چې هغه حق ورته ملاؤ شی خو جناب سپیکر، زه به دیکښې دا هم دغه کوم چې دا به د سیاست نذر کوؤ نه، دا یو داسې مشترکه زمونږ د ټولو مسئله ده چې هغې سره مونږ ټول تړلی شوی یو۔ دا زمونږ ورونړه دی، هلته کښې آباد دی او د بعضې وجوهاتو او د بعضې سازشونو تحت مونږ که وګورو نو زمونږ دا پښتانه چې دی، دا تقسیم کړې شوی دی په ملک کښې دننه او اوس هغه وخت راغلے دے چې مونږ د هغې ازاله وکړو او هغه ازاله خالی سیاسی خبرو باندې نه کیږی۔ پکار ده چې مونږ یو فیصله وکړو او یو مستقل فیصله وکړو او واقعی چې په هغې باندې عمل درآمد اوشی او د هغې د پاره یو سلسله روانه شی۔ په تیر کال کښې د NDI په Efforts باندې یو سلسله شروع شوې وه او د هغې Culmination په دیکښې اوشو چې هلته کښې د پولیټیکل پارټیز ایکټ Extend کړے شو، هغه وخت سره هم ټولو پولیټیکل پارټو، زما خیال دے دې هاؤس کښې چې څومره موجود دی، ټولو په هغې کښې حصه اغستې وه او ټولو په هغې کښې یو کردار ادا کړے وو خو د هغه وخت سره د ټولو پارټو دا هم یو رائې وه چې یره صرف د پولیټیکل پارټیز ایکټ هلته کښې Extend کول چې دی، هغه کافی نه دی، دیکښې د نورو اصلاحاتو هم ضرورت دے او بعضې داسې اصلاحات هغه وخت کښې هم په جلدئ کښې هغه Presidential orders کښې هم پیش وو چې زما خیال دے هغه هغه لحاظ سره ټهیک هم نه وو او د هغې که نن وګورو نو د ارشد خان چې دا کوم قرارداد دے او د دې دا Point three که مونږ وګورو نو دا د هغې هغه ازاله کولو کوشش دے چې کوم په هغې کښې جلدی شوې وه او هغه فاټا ټریبونل کوم طریقې سره جوړ شوے وو، د هغې کومې غلطې دی، د هغې ازاله کولو کوشش د کیږی خو زما به په دیکښې دغه دا وی چې دیکښې Peace meal هلته کښې ریفارمز نه دی پکار، که هلته کښې ریفارمز مونږ واقعی غواړو او دا هر څوک Realize کوی، ټول پولیټیبنل پارټیز Realize کوی نو بیا پکار ده چې Once for

all چي مونږ يو صحيح فيصله وکړو او هغه خلقو چي دا پينسټهه ساله کوم چي هغوی محرومی تيره کړي ده، د هغوی سره کوم زياتے شوے دے چي د هغي صحيح طريقي سره ازاله وکړو۔ دا څه چي مونږ به يو کال پوليټيکل پارټيز ايکټ هلته Extend کوؤ او دويم کال به وايو چي يره جی هغوی له هلته کښي د هائی کورټ او د سپريم کورټ Jurisdiction extend کړئ، دريم کال هغوی له صوبائی اسمبلئ کښي نمائندګی ورکړئ، څلورم کال چي يره بيا د Economic integration د پاره بيا څه طريقه کار، دا يو جامع منصوبه پکار ده۔ پکار دی چي يو ځل نه دي باندي مونږ Focus وکړو او په دي Focus پکار دے۔ زما دلته کښي د مرکزی حکومت نه دا ګيله هم ده چي کومي طريقي سره توجه پکار ده دي مسئلي طرف ته، فاټا طرف ته، زمونږ صوبي طرف ته، هغه توجه مونږ ته نه ښکاری او دا دلته کښي چي دا زمونږ دا خلق کومه قربانی ورکوی لګيا ده، روزانه دلته کښي چي دا کوم وينه توئيږی لګيا ده، د هغي هغه شان مونږ ته صله نه ملاويږی، د هغي هغه جواب مونږ ته نه ملاويږی لګيا دے نو جناب سپيکر، دي طرف ته توجه ورکول ضروری دی۔ زما به دا تجويز وی پکښي چي پکار ده چي ديکښي Political reforms as will as economic integration هلته کښي د Political integration د پاره يو جامع پلان چي دے، هغه راوړي شی نو هله به د هغي يو صحيح دغه کيږی خو دا اوس هم چي ديکښي دغه کيږی، هلته کښي چي څه قسمه هم تبديلی راځی، هلته کښي څه قسمه هم ريفارمز کيږی، مونږ هغه ويلکم کوؤ او مونږ به د هغي سپورټ کوؤ خو زما پکښي يو دا دغه دے او ارشد خان د هغي طرف ته لږ اشاره هم وکړه، زما تجويز دا دے چي مونږ ته هغه غلطی نه دی کول پکار چي کومه انګريزانو کړي وه، مونږ ته هغه غلطی نه دی کول پکار چي کوم د پينسټهه کالو نه دي ملک کښي دي اسټيبلشمنټ دوئ سره کړي ده، که مونږ هلته د پاره يو د ريفارمز خبره کوؤ نو پکار ده چي د هغه ځائے د خلقو نه هم پکښي تپوس وکړو، د هغوی رائے پکښي ضرور شامله کړو ځکه چي د هغوی نه بغير خو دا هم هغه شان شوه څنګه چي انګريزانو دوئ سره دغه کړی وو او څنګه چي دي پينسټهه کالو کښي هغوی سره شوی وو نو هم هغه رويه نن مونږ اختياروؤ نو بيا به څه تبديلی راشي او څه به دغه اوشی؟ جناب

سپیکر، ارشد خان خو دغه خبره وکړه چي د هغه ځائے د Consent، زما به پکښي دا رائے وی او نور خیر هغه دوئ ته زه پرېږدمه، زما خپل تجویز دا دے چي یا خو هلته د ریفرنډم اوشي یا د د هغه ځائے یو نمائنده Elected جرګه چي دے، هغه د د دي فیصله وکړی نو زما خیال دے د هغي به یو بهتره دغه اوشي، باقاعده د هغوی د په Status باندي خبره اوشي۔ صرف سر که مونږ اسمبلئ کښي دلته نن ورله نمائندګی ور هم کړو نو په قومی اسمبلئ کښي خو د هغوی ممبران ناست دی، په سینیټ کښي د هغوی ممبران ناست دی خو چي ځان د پاره قانون نشي جوړولے، ځان د پاره څه قانون سازی نشي کولے نو د هغي څه فائده او د هغي څه دغه دے؟ ولي Lip service کوؤ او ولي دي مونږ هغه Hoodwinking of the masses والا پالیسی د اپناوؤ۔ زما خو به دا خواست وی چي پکار ده چي ټوله اسمبلی دا خبره اوچته کړی او مرکزی حکومت سره مونږ دا خبره اوچته کړو، پکار ده چي یو جامع د هغه ځائے د پاره پلان جوړ کړے شي And once for all د هغوی د Status فیصله د هغه ځائے د خلقو د منشاء مطابق کیدل پکار دی او دا مسئله په یو ځل حل کیدل پکار دی او صحیح ازاله د هغه ځائے د خلقو پکار ده۔ ډیره مهربانی، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ شکریہ، جناب سپیکر۔ اس نازک اور اہم موقع پر میں ارشد عبداللہ صاحب کی تعریف کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک اہم بات کی طرف توجہ دلائی ہے۔ جناب سپیکر، فاٹا کی ایک اپنی حیثیت ہے اور فاٹا کے لوگ تاریخی حیثیت کے حامل لوگ ہیں اور یہ جو انہیں کہا جاتا ہے، قبائلی حیثیت، یہ جہاد سے مربوط حیثیت، ہمیں وہ دن اچھی طرح یاد ہیں کہ جب انگریز نے تمام Settled area پر قبضہ کیا تھا اور وہ فاٹا کی طرف بڑھ رہا تھا لیکن فاٹا کے مجاہدین نے آگے نہیں بڑھنے دیا اور اس لئے یہ Buffer Zone ہے دو سٹیٹس کے درمیان۔ جب بھی آپ فاٹا کی بات کریں گے تو آپ کو تاریخی حیثیت سامنے رکھ کر بات کرنا ہوگی۔ یہ حاجی صاحب ترنگزئی کا علاقہ ہے اور حاجی صاحب مرزا علی خان فقیر کا علاقہ ہے، یہ ان مجاہدین کا علاقہ ہے کہ جن کے نام سنہرے حروف سے لکھے جائیں گے۔ آج اگر قتل و خون ہے تو بھی اس علاقے میں ہے اور ان کو سزا دی جا رہی ہے کہ وہ سکہ بند مسلمان کیوں ہیں اور وہ پابند مسلمان کیوں ہیں۔ جناب سپیکر، میں ان وادیوں میں خود گھوما ہوں جہاں حاجی مرزا علی خان کا براہ راست

مقابلہ ہوا تھا انگریز کے ساتھ اور اس وادی کے اندر بہت سارا خون بہہ گیا تھا، دس ہزار قبائلی مسلمان شہید ہو گئے تھے۔ تاریخ میں اسے جہاد افغانستان کے حوالے سے یاد کیا جاتا ہے۔ میں اپنے کرم فرماؤں کو یاد دلاؤنگا کہ وہ غلامی کے زمانے میں جو تاریخی ریشمی رومال تھی، اس کا تعلق اس خطے سے تھا اور یہ بات بہت قریب تھی، انگریز پیچھے ہو گیا تھا، وہ اپنی شکست کو تسلیم کرنے کے قریب ہو گیا تھا لیکن میں اس کا بھی اعتراف کرتا ہوں کہ جہاں ہماری تاریخ میں ٹیپو سلطان ہوتا ہے تو وہاں میر جعفر بھی ہوتا ہے اور میر صادق بھی ہوتا ہے، وہ تاریخی حوالے آپ کے سامنے ہیں۔ آج پوری دنیا میں یہ بحث ہے کہ فاٹا کی جو قبائلی حیثیت ہے، اس کو ختم کر دیا جائے اور چونکہ فاٹا کی قبائلی حیثیت کو یکدم ختم نہیں کیا جا سکتا تو اس کیلئے زینے اور سیڑھیاں بنائی جاتی ہیں کہ پہلے ایسا کیا جائے، پہلے ایسا کیا جائے، پہلے ایسا کیا جائے۔ میں اس موقع پر اپنی حکومت کو یاد دلاؤنگا کہ جب تورغر کا واقعہ آیا اور بیرونی پریشر آیا کہ تورغر کو Settled area میں تبدیل کر دیا جائے تو تورغر باوجود اس کے کہ وہ اپنے جغرافیائی خطے کی بنیاد پر فیزیبل ضلع نہیں تھا لیکن وہاں ضلع کا اعلان کیا ہے، اب تو ہماری یہ خواہش ہے کہ وہ ضلع کامیاب ہو جائے اور وہاں پولیس کو اندر کر دیا گیا ہے جو پہلے خاصہ دار تھے اور ان کی قبائلی روایات تباہ ہو گئیں وہ ابھی فاٹا نہیں تھا وہ تو Provincial Administrative Area تھا، PATA تھا۔ ایک ضلع کا نام دیکر اور چند آسامیاں دیکر انکی قبائلی روایات کو ختم کر دیا گیا۔ اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ قبائلی روایات خدانخواستہ ہمارے لئے باعث فخر ہیں یا باعث شرم ہیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی صاحب پلیز، مختصر۔

مفتی کفایت اللہ: سر، پھر میں بات نہیں کرونگا اگر آپ بات سمجھانے کا موقع نہیں دیں گے تو پھر میں بات نہیں کرونگا۔ میں تو ایوان کے اندر سے بول رہا ہوں، باہر سے نہیں بول رہا۔ میرا اس میں No اور Yes کا حق ہے، اگر آج انہوں نے ایک اہم بات کی طرف اجازت دی ہے تو آپ کو سانس تو لمبا کرنا پڑے گا۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب عنایت اللہ خان جدون: سر، میں بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اسی پر بات کرنا چاہتے ہیں؟

جناب عنایت اللہ خان جدون: جی اسی پر بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت اللہ خان جدون صاحب۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: شکریہ، جناب سپیکر۔ مجھے خوشی ہوئی کہ آپ کو موجودگی کا احساس ہوا۔ تھوڑی دیر کیلئے تو میں سمجھا، شاید منسٹر صاحب چلا رہے ہیں اجلاس کو۔ جناب سپیکر۔۔۔۔۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: تو مختصر کریں آپ۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: نو مونږ به خپله خبره هم نه کوؤ ؟

جناب ڈپٹی سپیکر: نو مختصر خپل Statements ، چلو Please, go ahead۔

(اس مرحلہ پر مفتی کفایت اللہ، رکن اسمبلی اور دیگر ایم ایم اے اراکین ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب عنایت اللہ خان جدون: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میں مشکور ہوں لاء منسٹر صاحب کا جنھوں نے ایک اہم مسئلے کی طرف آج ہماری توجہ مبذول کرائی۔ جناب سپیکر، جسطرح مجھ سے پہلے شیرپاؤ صاحب نے بھی اپنی تقریر میں فرمایا اور میری بھی اپنی سوچ یہی ہے اور میں یہی سمجھتا ہوں کہ جسطرح آج وفاق میں نئے Administrative units کے بارے میں بات کی جا رہی ہے اور اس میں ہماری جماعت نے بھی اپنا موقف پیش کیا ہے، میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ یہ معاملہ Basically وفاق کا معاملہ ہے جہاں پر فاٹا کے Representatives already موجود ہیں، بیٹھے ہوئے ہیں، وہ اپنے لوگوں کی بات، کیونکہ جیسا کہ لاء منسٹر صاحب نے خود فرمایا اور میں نے بھی ان سے پہلے ریکویسٹ کی تھی کہ یہ جو بھی معاملہ ہم کریں With the consent of people of FATA ہونا چاہیئے، جسطرح کہ سکندر خان نے کہا کہ ہماری طرف سے کوئی چیز Impose نہیں ہونی چاہیئے، ان لوگوں کی Consent کے ساتھ ہونی چاہیئے کیونکہ پچھلے ساٹھ پینسٹھ سالوں سے اور اس سے پہلے بھی ان کے اوپر بہت جبر و ظلم اور ایسے قانون یا ایسی چیزیں نافذ کی گئیں جن میں شاید ان کی مرضی شامل نہیں اور آج اگر پھر ہم یہاں پر بیٹھ کر کوئی ایسا کام کرتے ہیں، میں قطعی اس بات کا مخالف نہیں ہوں، میں چاہتا ہوں اور میری جماعت بھی چاہتی ہے کہ فاٹا کے لوگوں کو ان کے حقوق ملیں جو پچھلے ساٹھ پینسٹھ سالوں سے وہاں پر مجبوریاں ہیں، مشکلات ہیں، Human rights کی Violations ہوتی ہیں اور عام وہاں کے رہنے والے لوگوں کو جو تکالیف ہیں، کوئی قانون نہیں ہے ایسا کہ جس کو وہ Follow کر سکیں، وہ سب چیزیں ہم چاہتے ہیں کہ ہوں لیکن کیا یہ ہماری صوبائی اسمبلی بہتر فلور ہے، یہ بہتر فورم ہے جس کے اوپر ہم اس چیز کو ڈسکس کریں اور

جس کیلئے ہم ریزولیوشن لے کر آئیں کیونکہ یہاں پر تو ان کی کوئی نمائندگی بھی نہیں ہے؟ ان کی اصل نمائندگی تو وفاق میں بیٹھی ہوئی ہے جہاں پر Already administrative units کے حوالے سے بات کی جارہی ہے۔ میری اپنی یہ گزارش اور خیال ہے کہ جسطرح پاکستان کے اندر نئے Administrative units بنانے کی آج کل بات ہو رہی ہے، اس سلسلے میں ہم بھی اپنی ایک ریزولیوشن لے کر آئے ہوئے ہیں، اس اسمبلی کے اندر اور جسطرح سے اگر گلگت بلتستان کو ایک اپنا حق دیا جاسکتا ہے، ان کا ایک وجود تسلیم کیا جاسکتا ہے، اسی طرح فاٹا کا بھی وجود تسلیم کیا جائے، اس میں کوئی ایسی بری بات نہیں ہے لیکن میں اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی صحیح فورم نہیں ہے، اس چیز کو لانے کیلئے کیونکہ یا تو Political mileage حاصل کرنے کیلئے یہ کام کیا جائے پھر تو ٹھیک ہے لیکن اگر آپ اس کا کوئی Concrete حل چاہتے ہیں، آپ اس کا کوئی Concrete solution چاہتے ہیں، آپ چاہتے ہیں کہ وہاں کے لوگوں کو اس چیز کا فائدہ ملے اور وہ مستقل طور پر پاکستان کے صحیح معنوں میں شہری Consider کیے جائیں تو پھر آپ کو ان کی Consent کے ساتھ، ان کے چنے ہوئے نمائندوں کے مشورے کے ساتھ فیصلہ کرنا پڑے گا۔ ہم ان کیلئے اس طرح سے فیصلہ نہیں کر سکتے، یہی میری گزارشات تھیں۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور</u>: سر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور</u>: تھینک یو، سر۔ میری تو یہ گزارش ہوگی اپنے آنریبل ممبرز سے کہ منسٹر صاحب جو ریزولیوشن لائے ہیں، اگر ہم ان کے Contents کو دیکھیں، Basically یہ دو تین چیزوں کو Deal کر رہے ہیں اور کچھ اس میں جو Deal کرتے ہیں، وہ یہ ہے کہ جس میں ان کی Prayer ہے فیڈرل گورنمنٹ سے کہ آپ ان کو، Fundamental rights کی جو Violations ہوتی ہیں، ان کو مطلب ہے آپ حق دیں کہ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ تک ان کی رسائی ہو، ساتھ ہی وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ان کو پاکستان کا شہری تسلیم کیا جائے۔ ایف سی آر کے جو قوانین ہیں، وہ ختم کئے جائیں۔ جہاں تک صوبے کی بات ہے تو وہاں پہ جو انہوں نے Language استعمال کی ہے، وہ 'May' کی ہے، اس میں کوئی 'Shall' یا اس قسم کی کوئی Provision نہیں ہے کہ جس میں ہم صرف یہ کہیں کہ یہ صرف صوبے کے متعلق ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک جامع قرارداد ہے، اگر ہم یہاں پہ، جیسا کہ ہاؤس کو بتایا گیا کہ فاٹا

کے جو Lawyers ہیں، وہ بھی بیٹھے ہوئے ہیں تو یہ یقیناً ان کی امنگوں کی بھی انہوں نے ترجمانی کی ہوگی اور جہاں تک پریس سے اطلاعات ملی ہیں کہ انہوں نے باقاعدہ اس پر ڈسکشن بھی کی ہوگی تو جہاں تک صوبے کے بارے اس کا آخری جز ہے، وہ تو یہ ہے کہ May also get representation in the Provincial Assembly، تو 'May' تو سر، اگر دیکھا جائے، یعنی جب Laws بنیں گے تو اس کے اندر اس پر ڈیبیٹ ہوگی اور وہاں پر ان کے نمائندے سینیٹ میں بھی ہیں، قومی اسمبلی میں بھی ہیں، اس چیز پر وہاں بھی ڈیبیٹ ہو سکتی ہے تو میرے خیال میں As it is ہم اس کو آگے جانے دیں، اس پر کافی Exercise ہوئی ہوگی تو میں سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس سے اس قسم کا Verdict نہیں جانا چاہئیے جو کہ ایک Divided ہو۔ تھینک یو، سر۔

<u>الحاج حبیب الرحمان تنولی</u>: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

<u>جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}</u>: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: بشیر بلور صاحب۔ ایک منٹ۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات)</u>: Thank you very much, Mr. Speaker Sir۔ میں شکر گزار ہوں شیرپاؤ خان کا، دیکھیں۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں / شور)

<u>الحاج حبیب الرحمان تنولی</u>: سر، ہم بھی۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: تنولی صاحب۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات)</u>: دیکھیں تقریباً باتیں ہو گئی ہیں ساری اور۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں / شور)

<u>Alhaaj Habib-ur-Rehman Tanoli:</u> Thank you very much------

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: وہ اس کا جواب دے رہے تھے، اس کے ساتھ بات کرنا تھی۔

<u>الحاج حبیب الرحمان تنولی</u>: یہ جو ریزولیوشن آئی ہے، میں سپیکر صاحب! سب سے پہلے تو۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: تنولی صاحب۔

<u>الحاج حبیب الرحمان تنولی</u>: سب سے پہلے تو ارشد عبداللہ خان جس وزارت کو وہ Hold کرتے ہیں، وہ Human rights کی ہے اور میں ان کو مبارکباد بھی دیتا ہوں کہ انہوں نے حق کی نمائندگی ادا کی ہے کہ اس میں انہوں نے Human rights کی بات کی ہے۔ ایک عرصہ سے وہ لوگ ایف سی آر کے خلاف

شور مچاتے ہیں اور اس میں ان کو ختم کرنے کی بات کی گئی ہے۔ ایک عرصہ سے ان کے نمائندے اس بات پر شور کر رہے ہیں کہ حقوق کی جو Violation ہوتی ہے، سپریم کورٹ کی اور ہائی کورٹ کی Extension مانگی گئی ہے۔ اسمیں اصل بات یہ ہے کہ یہ ہم یہاں سے جو قرار دادیں بھیجتے ہیں، وہ ایک طرح سے Recommendatory ہوتی ہیں اور اگر یہ قرار داد چلی جائے تو ایک لحاظ سے ہم ان کو Invoke کر رہے ہیں کہ آپ اس پر کوئی بات کریں اور جو ہمارے فاٹا سے نمائندے ہیں، ان کے پاس یہ جائے اور پھر گورنمنٹ کے پاس جائے تو میرے خیال میں اس میں کوئی بری بات نہیں ہوگی، بہت اچھی بات ہوگی کہ ہم ایک Unanimous message دیں تو یہ اچھی بات ہوگی، میں اس کی تائید کرتا ہوں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: قلندر لودھی صاحب، پلیز۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی</u>: لاء منسٹر صاحب نے بڑے اہم مسئلے کی طرف ہماری توجہ لائی ہے اور بہت بڑی Effort کی ہے۔ میں یہ چاہونگا جی، میرے بھائیوں نے، شیر پاؤ صاحب نے بھی بات کی ہے، تنولی صاحب نے بھی بات کی ہے، جدون صاحب نے بھی بات کی ہے اور مفتی صاحب تو خفا ہی ہو کے چلے گئے ہیں تو انہیں بات کرنا چاہیئے تھی لیکن سمجھ نہیں آتی تو اب یہ ہے کہ میری یہ خواہش ہے کہ یہ اچھی بات ہے ٹھیک ہے، ان کے ممبرز، سینیٹرز بھی ہیں اور سینیٹ میں بھی بیٹھے ہوئے ہیں، وفاق میں بھی ہیں لیکن اگر ہمارے صوبے کی طرف سے ایک چلی جاتی ہے، ریزولیوشن تو اچھی ہے لیکن اسے تمام پارلیمانی پارٹی کی طرف سے، پارلیمانی لیڈروں کی طرف سے لانی چاہیئے اور مشترکہ طور پر سب کو اس میں شامل، فی الحال اس کو پینڈنگ کر دیں، کل اس کو کر لیتے ہیں اور سب اس پر، سارے پارلیمانی لیڈرز اس پر اپنی اپنی رائے دیں اور اس میں مفتی صاحب بھی بیٹھ جائیں گے، ان کے پارلیمانی لیڈر درانی صاحب بھی آ جائینگے تو وہ زیادہ بہتر ہو جائے گا کہ ہم صوبے کی طرف جو Message اچھا دے رہے ہیں تو یہ سب کی طرف سے ہوگا نہ کہ گورنمنٹ کی طرف سے ہو۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ثاقب اللہ خان، پلیز۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، زما خیال دا دے سر چي دا ریزولیوشن چي څومره زیات Appreciate کیدي شی، پکار ده چي مونږ ئے Appreciate کړو او چي کوم حالات نن سبا په نیشنل اسمبلۍ او په نیشنل لیول باندي روان دی نو چي څومره زر کیدي شي چي دا ریزولیوشن مونږ پیش کړو۔ زما یو تجویز ضرور دے په دیکښي چي دیکښي مونږ خالی 247 نه بلکه

مونږ دا يو ريزوليوشن کښې Recommendation ورکړو چې آرټيکل 246 او 247 دواړه د Delete شی او بيا زمونږ چې کوم ورونړه دی Tribal area کښې، د هغوی په Consensus سره هغه 247(2) کښې چې څنګه دی، هغه خو چونکه دا Consensus سره Develop شوی دی نو زما به خواهش دا وی چې په هغې کښې زه ډيرې خبرې ونکړم، دا مشرانو ته به پريږدم جناب سپيکر صاحب، يو شے دې ايوان نه پکار ده چې يو Clear message راشی چه Tribal area دلته پاکستان کښې ده او د پښتنو Tribal area، دا د انګريزانو Divide and Rule پاليسی وه، دا قبائلو له ئے څه خاص مينه نه ورکوله، دوئ د پاره ئے څه دغه کول، د هغوی کوشش دا وو چې دا پښتانه تقسيم شی او هغه پښتانه هغوی تقسيم کړل خو تاسو وګورئ چې 1901 نه زمونږ صوبه جوړه ده، تر نن ورخ پورې انګريز چې څومره حکمرانی په دې صوبه کښې 1901 نه پس کړې وه، د هغې نه زياته مونږ وکړه، هم هغه Tribal area پاتې ده، هغه زمونږ د نا اتفاقئ او د هغوی د Divide and Rule چې کومه نخښه ده، هغه اوسه پورې پرته ده۔ سر، دا په دې نه کيږی چې مونږ د هر کال، لکه شيرپاؤ صاحب اووئيل چې هر کال به راپاڅو چه نن به دوئ له دا ورکړو، نن به فلانې Law extend کړو، نن به دغه کيږی، پکار دا ده چې Culture کښېApproach وی او پکار دا ده چې دا Settled area declare شی چه څنګه زمونږ ټرائبل ملګری غواړی هغسې هغه Status د دوئ ته ملاؤ شی۔ سر که د Tribal area دومره ښه قانون وی، ايف سی آر چې نن سبا بيوروکريسی په دې باندې راشی، نور ملګری راشی چې نه نه د دې نه بغير به، نو پکار دا ده چې ټول پاکستان کښې دا لاء دغه شی، د پاکستان د تباهئ او د پښتنو تباهئ يو لويه وجه دا ده چې ګام اخله بل قانون دے، ګام اخله بل قانون دے، دې ځائے کښې مرګ وکړه، لاړ شه هلته بل قانون دے ته بے غمه ئے، هلته مرګ وکړه، دې ځائے کښې د لاقانونيت وجه دا ده، دا زمونږ بے اتفاقی ده، هغه Divide and Rule چې انګريز شروع کړے دے تر اوسه پورې، زما ريکويسټ دا دے جی چې څنګه هم غواړی، دا ريزوليوشن پکار ده چې پاس شی، Consensus سره پاس شی او يو ډير Clear message دې ځائے نه لاړ شی چې دا Divide and Rule او دپښتنو دا نااتفاقی، دا چې کوم ليګل

Topographic باؤنڈریاني جوړي شوي دی چي دا ختم شی او چي څومره زر کیدي شی چي دا ختم شی۔ ډیره مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یو منټ جی۔ ہدایت اللہ صاحب، سکندر شیر پاؤ صاحب، قلندر لودھی صاحب، آپ انکے پیچھے چلے جائیں، ان کو منوا کر لے آئیں، ہمارے جو مفتی صاحب ہیں، جا کر ان کو لے آئیں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب-----

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): یہ وزیر قانون بھی ساتھ چلے جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ارشد عبداللہ صاحب! تاسو ورسره هم لاړ شئ۔

جناب وجیہہ الزمان خان: جناب سپیکر! ایک دو باتیں کرنی ہیں-----

جناب ڈپٹی سپیکر: اس سے پہلے کرنا چاہتے ہیں کہ بعد میں؟

جناب وجیہہ الزمان خان: سر، بلور صاحب سے پہلے ایک دو باتیں کرنا چاہتا ہوں-----

جناب ڈپٹی سپیکر: اچھا فرمائیں آپ۔ دوئ دا وائی نو بیا بہ تاسو فائنل کړئ۔

سینیئر وزیر (بلدیات): زه به وکړم بیا، دوئ د وکړی کنه جی، دوئ خو ټولو هم دا سے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: جی؟

سینیئر وزیر (بلدیات): دا خو ټول هم دوئ خبري اوکړي، مونږ خو هډو یو هم خبره اونکړه۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ آپ کی طرف سے تو پچاس لوگوں نے بات کر لی، ہم میں سے تو ابھی ایک بندے نے بات کی، تو ہمیں بھی چھوڑیں، فلور دیں کہ ہم بھی بات کر لیں۔ چلیں آپ بھی کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وجیہہ الزمان صاحب، پلیز۔

جناب وجیہہ الزمان خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں معذرت کے ساتھ بلور صاحب میرے بزرگ ہیں، وہ خفا ہوئے تو میں اصل میں کبھی کبھی بولتا ہوں تو میرے اندر ایک آواز تھی تو میں چاہتا تھا کہ وہ اس ایوان کے سامنے لے آؤں، میں جناب سپیکر، لمبی بات نہیں کروں گا۔ میں عنایت کی بات کو 100% Second کرتے ہوئے تھوڑا سا آگے بڑھاؤنگا کہ اس وقت پورے ملک میں جس طرح کہ میرے بھائی نے کہا کہ نئے Administrative units کی آواز اٹھی ہوئی ہے اور جب عوام میں ایک بیداری اٹھ

جاتی ہے اور اس میں ایک ایسی خواہش، ڈیمانڈ آ جاتی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ جب تک اس کو حل نہ کیا جائے تو وہ ختم نہیں ہوتی، تو یہ ایشو اچھا ہے کہ اس میں فاٹا کے لوگوں کو Recognition مل رہی ہے، ان کے Rights کو Acknowledgement مل رہی ہے، ہم اس سے اتفاق کرتے ہیں۔ ہم آنریبل منسٹر کے راستے میں حائل نہیں ہونا چاہتے، نہ اس میں کوئی اختلاف ہے، نہ کوئی رکاوٹ ہے۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ایک جو ہمارے Provincial head کے اوپر بوجھ در بوجھ ڈالتے جا رہے ہیں، ابھی بھی آپ باہر نکلیں تو آدمی گاڑی نہیں چلا سکتا، ہم لوگ بمشکل اجلاس میں پہنچتے ہیں تو بجائے مزید اس پر بوجھ ڈالنے کے اگر یہ Administrative units والی بات کو لے لیا جائے تو میں سمجھتا ہوں، یہ ان کیلئے بھی اچھی ہے، ہمارے لئے بھی اچھی ہے تو اس میں بہتر یہ ہو گا جو Step کل لینا ہے، آپ نے پرسوں لینا ہے تو اس کو اگر آج لے لیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بیچ میں ایک Futile exercise ہے، اس کی ضرورت شاید محسوس نہ ہوا، اختلاف میرا کوئی نہیں ہے اگر آپ Approve کرنا چاہتے ہیں۔ تھینک یو، سر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: بشیر بلور صاحب، پلیز۔

<u>سینئر وزیر (بلدیات)</u>: ډیره مهربانی مسټر سپیکر صاحب۔ افسوس کوم چې دا قرارداد کوم راغلے دے او زمونږ د وکلاء صاحبانو هم تشریف راوړلے دے۔ دا لږ تاریخی حقیقت خو مولانا صاحب که مفتی صاحب خبره وکړه، زه خو دا وایم چې دا انګریزانو چې کومه حمله کړې وه افغانستان باندې، تاسو ته به یاد وی او دا تاریخ ګواه دے چې یو انګریز په خر سور هغوی واپس کړے وو چې هغه ټول فوج ئے ورله ختم کړے وو۔ انګریزان چې کوم وخت تلل نو هغوی دا سوچ وکړو چې دا پښتانه داسې دی چې دا د چا مشری نه منی او چې دا داسې یو ځائے پاتې شی نو دا به ډیر لوئے تکلیف وی، ټول هندوستان ته او دا هندوستان هغه وخت چې آزاد شوے وو، هغه هم ستاسو علم کښې ده چې د هغې په وجه باندې دوئ مونږ درې څلور حصو کښې تقسیم کړو، یو فاټا، یو پاټا، یو ایجنسی، یو ایف آر، یو Settled، چې دا پښتون چرته یو نشی۔ هر کله چې پښتون یو شوے دے نو زمونږ تاریخ ګواه دے چې مونږ پوره هندوستان باندې حکومت کړے دے۔ مونږ په ایران حکومت کړے دے، مونږ په ټول برصغیر باندې حکومت کړے دے۔ احمد شاه بابا څوک نشی هیرولے، دا مونږ خپل تاریخ چې وګورو نو مونږ دومره روښانه تاریخ لرو د خدائے فضل سره چې پاکستان کښې داسې بل قوم نه دے

چي دومره روښانه تاريخ لرى نو زمونږ کوشش دا دے ، ټول عمر نه د دي مشرانو چي مونږ دا غواړو چي مونږ پخپله دا پښتانه يو شو نو زه دا وايم چي د خدائے فضل سره زه به دا دعوي سره وايم چي بيا يو قوم هم دوئ ته نشى مخامخ کيدے۔ دا زمونږ بد قسمتى وه چي دا پيخه شپيته کاله اوشو او فاټا ، فاټا څه ده؟ هغه جى ، هغوى بس صرف په دي خوشحاله دى چي مونږ ټوپک ګرځوؤ او مونږ نه څوک تپوس نه کوى ، مونږ داسي د سامان سمګلنګ کوؤ نو مونږ نه څوک تپوس نه کوى ، نور هغوى ته دا پته نه لګى چي د هغوى بنيادى حقوق چي دى هغه نن يويشتمه صدى ده او هغلته کښي بنيادى حقوق نشته دے ، فاټا علاقه کښے۔ په دي افسوس کوؤ ، زما مفتى صاحب ورور دے ، دا چي د هغوى خپل يو رواج دے ، بالکل منو ، د هغوى يو رواج شته ، د هغوى يو Custom دے ، د هغوى يوسوچ دے ، هغه مونږ منو خو هغه هم زمونږ ورونړه دى ، مونږ دا غواړو چي مونږ سره يو ځائے شى۔ د دوئ دا تاسو ته به ياد وى سپيکر صاحب ، کوم وخت چي ون يونټ وو او ويسټ پاکستان وو ، ايسټ پاکستان وو نو د فاټا ممبران چي وو ، هغه ويسټ پاکستان کښي ناست وو ، اسمبلئ کښي ناست وو ، صوبائى اسمبلئ کښي ناست وو نو مونږ دا نه وايو چي مونږ هغه اوس Immediately ، دا يو دم ورته وايو چي زمونږ صوبه کښي شامل شه ، مونږ به دلته ورته سيټونه ورکړو ، دا Gradually به کيږى ، د هغوى Mindset به جوړول غواړى۔ هغي د پاره دا Abruptly مونږ داسي يو اقدام نه اخلو چي هغه مونږ داسي غواړو چي بس Immediately خبره کوؤ۔ زه دا ريکويسټ کوم چي زمونږ دا يو Recommendation دے ، مونږ ديکښي هيڅ هم نشو کولے ، زما وروره چي دلته څه نشى کولي نو دا خو Recommendation ، مونږ دا حق لرو چي زمونږ يو علاقي د پاره ، خپل ورونړو د پاره يو خبره وکړو نو دا اسمبلئ زمونږ چي دى ، هم دي د پاره چي مونږ دا خپله خبره اورسوؤ۔ *میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ جیسے آپ نے یہ فرمایا کہ یہ فورم جو ہے ، ہم کتنی قراردادیں پارلیمنٹ کو بھیج چکے ہیں ، میرے خیال میں یہ پختو نخوا کی قرارداد بھی ہم نے یہاں سے ہی فیڈریشن کو بھیجی تھی ، ہم نے ہمیشہ اپنے صوبائی حقوق کے بارے میں بھی جو بات کی اور یہاں سے ہم نے* Unanimously *قراداد بھیجی ہے اور اس پر عمل بھی ہوا ہے۔ میرے بھائی نے کہا کہ کوئی حالات ایسے ہیں کہ جو بھی ایک دفعہ نکل آئے تو اس کے اوپر ٹائم لگتا ہے ، صرف*

پختونخوا کے نام کی خاطر ہمارے بزرگوں نے چودہ چودہ سال قید گزاری، ہماری جائیدادیں ضبط ہوئیں کہ جی پختونخوا کے بعد یہ آزاد پختونستان کی بات کریں گے مگر خدا کے فضل سے آج ہم فخر سے کہتے ہیں کہ ہمارا یہ پختونخوا جو نام تھا تو ہمارا وہی نام ہے، آج ہم پاکستان میں بھی بیٹھے ہیں اور صوبائی اسمبلی میں بھی بیٹھے ہیں، (تالیاں) میں شکر گزار ہوں مفتی کفایت اللہ صاحب کا کہ انہوں نے بڑی اچھی باتیں کیں، ہم ان کے ساتھ ہر بات پر، ایک ایک بات پہ اس کے ساتھ میں Agree کرتا ہوں۔ هغوی سره به مونږ کوؤ چي کومي خبري مونږ 100% منو چي د هغوی خپل يو روايت دے، د هغوی خپل يو رواج دے خو مونږ دا Immediately نه کوؤ چي اوس وايئ، اوس خبره ختموؤ۔ مونږ دا وايو چي دي باندي به ټائم لګی، مونږ Gradually دا کوشش کوؤ چي هغه زمونږ حصه جوړه شي۔ نن تاسو خبر يئ د فاټا نوم چي دے هغه دهشت ګردئ سره يو دم تړلے وی، دنيا کښي چرته د فاټا نوم چي اخلي نو خلق وائی چي دا دهشت ګرد دی نو هغه خو دهشت ګرد نه دی، دا خو څو کسان چي هغوی داسي تاثر پيدا کړے دے، Even فاټا پريږدئ زه وايم چي د پښتون نوم چي چرته راشی، هغوی وائی چي دا پښتانه دهشتګرد دی نو زه خو دا عرض کوم چي مونږ دا غواړو چي دا Gradually هغه خلق خپل ځان سره کړو، دا مونږ داسي نه غواړو، بالکل په مزه ښنګه چي مخکښي يو ځل دا فيصله اوشوه چي Adult franchise باندي د نيشنل اسمبلئ ممبر د راشی، هغه اوشو، دي نه پس مونږ دا ريکويسټ کوؤ چي زمونږ دا کومي خبري دی، دا د Accept کړي شی نو دا به Gradually انشاءالله داسي حالات پيدا شي چي هغوی به زمونږ حصه شي۔ زمونږ يو وررولی ده، زمونږ دا لائنونه چي ما ښنګه مخکښي عرض وکړو، دا انګريزانو راکاړلی وو، زمونږ تقسيمولو د پاره انګريزانو دا ټول هر څه چي کړی دی، د هغي په وجه شوی دی۔ زه تاسو ته دا عرض لرم چي دا يويشتمه صدي کښي هغلته بنيادی حقوق نشته، هغلته بلديات چرته Civic facilities هيڅ خبره نشته نو دا مونږ غواړو چي هغه هم زمونږ ورونړه دی، تاسو لاړ شئ او وګورئ خدائيګو دا اوس هغوی چي ښنګه، زما خيال دے چرته اتلسمه صدي کښي هم داسي خلق نه وو، هغوی ته بنيادی حق، هائی کورټ نشته، سپريم کورټ نشته يو کس اونيسی، هغه ټول چي يو سړے جرم وکړی نو ټول خاندان اونيسی، ټول قوم اونيسی بيا پري جرماني اولګوی، بيا تري جائيدادونه ضبط

کوی او بیا د هغه د اپیل حق هم نشته۔ یو پولیټیکل ایجنټ چي هر یو فیصله وکړی د هغوی د قسمت فیصله یو پولیټیکل ایجنټ کوی۔ زمونږ دا کوم Proposal چي دے، زمونږ لاء منسټر صاحب چي کوم پیش کړے دے، دا مونږ په ډیر غور وخوض او د ملګرو په صلاح مشوره او دا وو چي دیکښي مونږ دا وئیلی دی چي هره خبره به کوؤ، هغه د هغي د علاقي خلقو نه به تپوس کوؤ With the consensus of those FATA people, otherwise هیڅوک هم چا باندي څه Impose کولے نشی، نه مونږه Impose کول غواړو، مونږ د هغوی سره صلاح او په مشوره باندي، د هغوی په اجازت باندي چي هغوی کومي خبري کوی، زمونږ خو دا ریکویسټ دے، مرکزئے چي کله کوی د مرکز خوښه ده، دا به مونږ واخلو او کوشش به کوؤ چي مرکز ته هم د دوئ خبره اورسوؤ چي مهربانی وکړئ چي دي باندي عمل وکړئ او بیا خپل د فاټا خلقو سره خبري اتري اوشی چي هغوی مشران اومنی نو هله به دا منلي کیږی، چي مشران ئے نه منی نو بیا مونږ داسي په زور په چا خپلي فیصلي نه تپو، مونږ نه غواړو چي څنګه زما ورور خبره وکړه چي انګریزانو یو وخت کښي خپلي خبري کړي دی نو زه به دا ریکویسټ وکړم ټول هاؤس ته چي مونږ دا Unanimous یو ریزلیوشن پاس کړو نو دا به یو ښه Message لاړ شی، زمونږ د فاټا ورونړو ته هم او زه بیا یو ځل مفتی صاحب ته وایم چي زمونږ طرف نه داسي هیڅ خبره نه ده چي مونږ ټول د هغوی روایت ختموؤ یا د هغوی رواج ختموؤ یا د هغوی څه پرابلم جوړوؤ، د هغوی په صلاح او مشوره چي هغوی څه وائی، هغه شان به ورسره کوؤ نو دا به خواست کوم چي دا Unanimous پاس شی نو ښه Messageبه هغوی ته لاړ شی مرکز ته او زمونږ قبائلی ورونړو ته چي مونږ د هغوی د خاطره یو کار وکړو چي هغي باندي د چا Differences of opinion رانشی نو زه به دا خواست کوم چي تاسو دا Unanimous پاس کړئ نو زه به شکر ګزار یمه۔

(اس مرحلہ پر مفتی کفایت اللہ، رکن اسمبلی اور دیگر اراکین واک آوٹ ختم کرکے تشریف لے آئے)

__جناب ڈپٹی سپیکر:__ میں مفتی کفایت اللہ صاحب اور اس کے ساتھیوں کا واپس آنے پر شکریہ ادا کرتا ہوں، شکریہ۔ عنایت اللہ خان، پلیز۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: شکریہ۔ جناب سپیکر، میری کبھی بھی، ہماری یہ سوچ نہیں تھی کہ ہم اس ریزلیوشن کی مخالفت کر رہے تھے، ہم صرف اپنا Point of view اس لئے آپ کے سامنے پیش کر رہے تھے کہ جس طرح فاٹا کے لوگوں کا حق ہے اور ان کی بات اس اسمبلی کے اندر اٹھائی جا رہی ہے اور منسٹر صاحب نے خود فرمایا کہ انہوں نے خود بڑی جدوجہد کی ہے اور ہم اس چیز کو Honour کرتے ہیں کہ واقعی انہوں نے جدوجہد کی ہے اور جب اس جدوجہد سے انہوں نے قانونی طریقے سے اپنے حق کیلئے آواز اٹھائی اور ہم نے ان کے اس حق میں ان کو سپورٹ کیا، ان کی پختونخوا کی جب قرارداد بھی گئی تو اسی اسمبلی سے گئی جس وقت پاس ہوئی، پختونخوا ہوا، خیبر پختونخوا ہوا تو ہماری اس میں، ہم نے کوئی ان کے حق کے اوپر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش نہیں کی، یہی بات ہم ان سے اور جو انہوں نے بات کی ہے، اسی کو ہم Second کرتے ہوئے ہمیں کوئی اس چیز میں وہ نہیں ہے کہ ہم فاٹا کے لوگوں کے حقوق کی بات نہیں کرینگے، انشاء اللہ تعالیٰ جس طرح ہم اپنے لوگوں کے حقوق کی بات کریں گے تو وہ بھی ہمارے بھائی ہیں، ہم ان کی بات بھی کریں گے لیکن ساتھ ساتھ ہم یہ بھی ریکویسٹ کریں گے کہ کل شاید ہماری بھی کوئی ریزولیوشن یہاں پہ آئے، ہمارے حقوق کی بھی کوئی بات ہو تو جس طرح آپ باقی بھائیوں کا خیال رکھتے ہیں، اپنے ان چھوٹے بھائیوں کا بھی خیال رکھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، تھینک یو۔ مفتی صاحب، مفتی کفایت اللہ صاحب، پلیز۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ۔ جناب سپیکر، میں آپ سے یہی گلہ کر رہا تھا کہ ہمارے ذہن میں یہ نہیں تھا کہ ہم No کریں گے، ہمارا یہ خیال تھا کہ اس کی جو اسلامی اور تاریخی حیثیت ہے اس کو واضح کر دیا جائے، یہ ایک اہم فورم ہے اور نازک موقع پر جب بات ہوتی ہے تو اس پر ہر ایک پارٹی اپنا موقف تو پیش کرتی ہے اور فاٹا میں ہماری پارٹی الحمد للہ میجارٹی میں ہے تو وہ لوگ ہمارے انتظار میں ہوتے ہیں کہ ہمارا کیا موقف ہے؟ جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہو گی کہ With the consensus of the people of the FATA اس کو قرارداد کا حصہ بنا دیا جائے اور دوسری میری یہ گزارش ہو گی کہ ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ اگر وہ چاہتے ہیں تو ان عوام سے پوچھ کر ہائی کورٹ کی Jurisdiction کو اور سپریم کورٹ کی Jurisdiction کو وہاں تک پھیلایا جائے اور ساتھ میرا یہ مطالبہ بھی ہو گا کہ ان کی جو قبائلی حیثیت ہے، اس حیثیت کو نہ چھیڑا جائے۔ تو یہ تین باتیں ہیں، اگر بیرسٹر ارشد عبداللہ صاحب اس کو Add کر لیتے ہیں تو اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ ایک اچھا ماحول ہو گا، اچھا Environment سامنے آ جائے گا اور جناب

سپیکر، آپ کو یاد ہو گا کہ میں نے کئی بار بشیر خان سے لڑائی بھی کی ہے کہ یہ ابھی جو ہمارے ہاں دہشتگردی کے خلاف جنگ ہے، اس کے پیسے آئے ہیں فاٹا کیلئے اور قبضہ اسلام آباد والوں نے کیا ہے اور خدا کیلئے ادھر بھی ذرا توجہ کریں، وہ قبضہ بھی تو چھڑائیں، ان کو یہ خون کے پیسے ہیں، موت کے سائے کے نیچے پیسے ہیں اور اسلام آباد والے اس پر قابض ہیں تو میری یہ تین گزارشیں، With the consensus of the people of the FATA اس کو Add کر دیں اور دوسری بات یہ ہے کہ ان کی قبائلی حیثیت ہے، وہ مجروح نہ ہو اور تیسری بات یہ ہے کہ ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے بارے میں انہی سے پوچھا جائے تو انشاءاللہ ہم آپ کے ساتھ ہونگے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> بیرسٹر ارشد عبداللہ صاحب، پلیز۔

<u>بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون):</u> ډیره مننه جی۔ زه ډیر شکر گزاره یمه د مفتی صاحب، د دوئ د پارټئ او سکندر خان خصوصاً ډیر سپورټ هم وکړو او ډیر ښکلی تجاویز ئے راکړل او ټولو سره زمونږ اتفاق دے۔ خبري ډیري اوشوي خو بهرحال زما په خیال بیا پکښي په تفصیل کښي نه ځو ځکه چي ټائم هم ډیر شارټ دے۔ چي څومره دوئ تجاویز راکړل، ټول قابل تحسین دی او مونږ ټول په شریکه دا اسمبلی دا غواړو چي مونږ د یکجهتئ اظهار وکړو د خپل فاټا د ورونړو خویندو سره او د هغوی چي کوم استحصال شوے دے، دا دومره موده چي دغه ختم کړے شی او ډیر خلق به دا هم وائی چي یره دا ریزلیوشن سره به څه کیږی؟ نو شکر الحمد لله اوس جمهوریت دے او یو ریزلیوشن چي کوم دے، هغه پرویز مشرف غونده کښي ډکټیټر په یو ریزلیوشن ځی نو انشاءالله دا ریزلیوشن داسي یو Stepping stone دے چي که خیر وی، د فاټا د خلقو د پاره د حقوقو د وصولولو د پاره دا انشاءالله اولنئ فتح ده که خیر وی او دیکښي زه د ټولو ملګرو په صلاح او د دوئ په مشوره باندي دا امنډمنټ راولم، څلور زما دغه وو (i)، (ii)، (iii)، (iv) رومن، هغي پسي پینځم دا لیکل غواړم ورسره چي With the consent of the people of the FATA نو په دیکښي دا ده چي که هغه Consent کښي د فاټا هر طریقي سره چي راځی دي باندي به بیا نیشنل اسمبلی، سینیټ هغي کښي د فاټا Representatives هم دی او که هغه کافی نه وی نو مطلب دا دے چي نور به هم خلق دغلته هغوی پري کښیناستے شی Preparation

پري کولے شی او چي څه د فاټا خلقو ته منظور وی، هغه طريقي سره به Consent او کړے شی۔ مهربانی جی۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Minister may be adopted? Those who are in favour of it may say-----

Voices: With amendment.

سینئر وزیر(بلدیات): Put شوے نه وو هغه خو Already تاسو ته ليکلے ريزوليوشن نه دے راغلے، مونږ چي هغلته ورکړے دے هغي کښي دا Consensus شته، هغي کښي دا فالتو به يو Add کړو جی، دا بس تاسو به اووائي جی۔ سپيکر صاحب! As amended۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the resolution, as amended, moved by the honourable Minister may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it; the resolution is adopted unanimously. (Applauses) The sitting is adjourned till 04:00 pm of tomorrow afternoon. Thank you very much.

(اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ 08 مئی 2012ء بعداز دوپہر چار بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)